اردو سیکھئے، اردو بولیئے، اردو لکھئے، اردو سے پیار کیجئے، اردو کو فروغ دیجئے
اسلیئے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے، اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

ماہنامہ

مصطفائی نیوز

کراچی

جلد نمبر 03 | شمارہ نمبر 32

اگست 2010

چیف ایڈیٹر
محمد عابد ضیائی قادری

ایڈیٹر
صفدر نوری

ایگزیکٹو ایڈیٹر
محمد صدیق حبیب

مدیر منتظم
سیاب احمد صدیقی

اس شمارے میں

فروغ فکر قرآن		02
اداریہ		03
شب قدر کی اہمیت و فضیلت	علامہ اشرف الحامدی	05
تگ و تاز	ادارہ	08
قیامت خیز سیلاب: اور مصطفائی رضا کار	خواجہ صفدر امین	14
مصطفائی لنگر کا آغاز	ادارہ	15
انجمن طلباء اسلام، قومی یکجہتی کانفرنس		18
قرآن مجید: رکوعات و آیات کی صحیح تعداد	سید محمد اسحٰق نقوی	19
خوبصورت زندگی کے رہنما اصول	علامہ سید ریاض حسین شاہ	21
نارووال کے مسائل	محمد یعقوب اویسی ایڈووکیٹ	25
عظمت کے پھول	بنت فضل مہر بیگ	26
انسانی زندگی پر خدمت خلق کے اثرات	محمد ناصر خان چشتی	28
حضرت داتا علی ہجویری	پیر تبسم بشیر اویسی	31

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں، ادارہ

مجلس شوریٰ
- علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
- ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
- ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
- ڈاکٹر جلال الدین نوری
- پروفیسر ڈاکٹر مفتی جمیل اشرف
- ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
- نوخیز انور صدیقی
- محمد اسلم الوری
- پروفیسر ریاض نوری
- انجینئر ادریس غفار
- ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ
- جاوید مصطفائی

مجلس ادارت
- مفتی محمد عاصم نیروی
- مولانا محمد ذاکر صدیقی
- معین الدین نوری
- عبدالعزیز مومنی
- سعید النبی خان
- حافظ عبدالواحد
- نعمان رحمانی
- ڈاکٹر خالد اقبال
- ذیشان مصطفائی

نمائندگان

بیورو چیف لاہور	ساجد الرحمٰن صابری
اسلام آباد	جاوید خان
گجرات	عبدالقادر مصطفائی
حیدرآباد	سلیم اختر غوری
پشاور	رفیق قریشی
چکوال	گل احمد
گوجرانوالہ	حافظ قاسم مصطفائی
فیصل آباد	ہارون رشید
منڈی بہاؤالدین	ڈاکٹر ارشد القادری
ملتان	طالش عقیل میرانی
ایبٹ آباد	محمد حنیف عباسی
راولپنڈی	مولانا عبدالکبیر میر

قانونی مشیران شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

03 مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاء کالج چورنگی
کراچی پاکستان 74000

contact : 0321-8234458' 0300-9551332 '0345-2229903 Email:mustafainews@gmail.com
Website:www.mustafai.com

قیمت 20 روپے، سالانہ 250 روپے مع ڈاک خرچ

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی
پبلشر محمد صدیق حبیب نے سٹی پریس سے چھپوا کر مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ کراچی سے شائع کیا

اقرأ باسم ربك

فروغِ فکرِ قرآن

قرآن پڑھیں……قرآن سمجھیں……قرآن پر عمل کریں

سورۃ الشعراء

☆ رسول رحمت ﷺ صبح و شام کلام الٰہی کے ذریعے اہل مکہ کو ہدایت کی طرف بلا رہے ہیں۔ انسانیت کی فلاح و نجات کی فکر دامن گیر ہے کہ مجھے کتنی ہی اذیتوں سے دوچار ہونا پڑے مگر ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں ٹھوکریں کھانے والے نورِ ایمان کی روشنی پالیں۔ دوسری طرف ضدی ہٹ دھرم کفار ہیں کہ کبھی مذاق اڑا کر اللہ کے نبی کی باتوں کو ہوائی کہہ رہے ہیں کبھی شاعری اور جادوگری کہہ کر حق کا انکار کر رہے ہیں رحمت عالم ﷺ ان کی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح کے لئے بے تاب رہتے ہیں کفار آپ سے معجزے اور نشانیاں طلب کرتے ہیں اللہ کی طرف سے ان کو کہا جاتا ہے کہ وہ معرفت حق کی کون سی نشانیاں چاہتے ہیں ایک تو وہ قدرت کی نشانیاں ہیں جو کہ زمین میں پھیلی ہوئی ہیں دوسری وہ نشانیاں ہیں جو عذاب کی صورت میں نافرمان اقوام پر اتریں کیا وہ دوسری قسم کی نشانیوں کے انتظار میں ہیں اگر ایسا ہے تو جب وہ نشانیاں آئیں گی تو پھر ان کا ماننا اور ایمان لانا ناقابل قبول ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سورت میں اپنے حبیب پاک ﷺ کی دل جوئی فرمائی ہے کہ آپ کب تک اس قدر دلسوزی اور ان پر شفقت فرمائیں گے۔ آخر میں بتایا گیا ہے کہ انکارِ حق کفار کا پرانا شیوہ ہے اس میں قدیم اور جدید زمانے کے کافر یکساں ہیں اسی طرح نبی پاک ﷺ کی تعلیم اور گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم بھی ایک ہے۔ آخر میں کفار سے کہا گیا ہے کہ وہ قرآن جیسی الہامی کتاب پر شاعری کا الزام لگاتے ہیں کیا کسی شاعر کا کلام ایسا معجزہ ہو سکتا ہے شعراء تو قیاس آرائیاں طبع آزمائیاں کرتے پھرتے ہیں۔ ان کے متبعین تو گمراہ لوگ ہیں سوائے اس شاعری کے جو ایمان و عمل صالح کے ساتھ ہو۔ قرآن کریم پر شاعری اور شعر کی تہمت لگانا بہت بڑا ظلم ہے اور ظالموں کو عنقریب اپنا ٹھکانہ معلوم ہو جائے گا۔

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

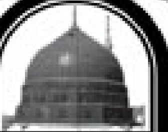

فروغِ عشقِ رسول

نعت رسول مقبول
(صلی اللہ علیہ وسلم)

اے شفیع امم ہادی محترم
دل شکستہ ہے ہمت عطا کیجئے
مشکلوں میں گھری ہے میری زندگی
میرا سویا مقدر جگا دیجئے
اے شفیع امم ہادی محترم
روضۂ پاک ہو یا ہو عرش بریں
آپ پہ ناز کرتی ہے ساری زمیں
آپ ہو عاشقوں کے دلوں میں مکیں
دید ہو جائے پردہ ہٹا دیجئے
اے شفیع امم ہادی محترم
میرے خوابوں میں آتا ہے شہر نبی
اپنی قسمت میں ہوگی زیارت کبھی
جسم لاغر میں اب اتنی ہمت نہیں
میں ہوں بیمار آقا شفا دیجئے
اے شفیع امم ہادی محترم
رحمت العالمیں کردو نظر کرم
اب صدیقی کا رکھئے خدارا بھرم
شمع زندگی ہو نہ جائے ختم
فاصلوں کی حقیقت مٹا دیجئے
اے شفیع امم ہادی محترم

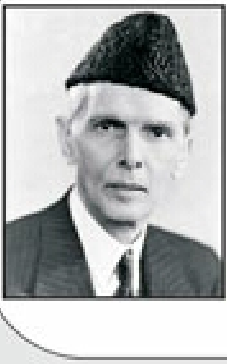

ہر سمت مسلمانوں پہ چھائی تھی تباہی
ملک اپنا تھا اور غیروں کے ہاتھوں میں تھی شاہی
ایسے میں اٹھا دین محمد کا سپاہی
اور نعرہ تکبیر سے دی تو نے گواہی
اسلام کا جھنڈا لیے آیا سر میدان
اے قائد اعظم تیرا احسان ہے احسان

فرمان اقبالؒ

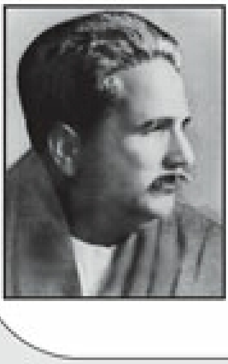

خاور ہمہ مانندِ غبار سر راہے است
یک نالہ خاموش و اثر باختہ آہے است
ہر ذرہ ایں خاک گرہ خوردہ نگاہے است
از ہند و سمر قند و عراق و ہمداں خیز
از خواب گراں، خواب گراں، خواب گراں

انقلاب خیر

اداریہ

اس پرچم کے سائے تلے

ہم ایک کیوں نہیں؟

ان ہم وطنوں کو آزادی کی سالگرہ مبارک جو اپنے آپ کو پاکستانی سمجھتے ہیں۔ اللہ ہمیں آزادی کے صحیح معنی سمجھنے اور اپنے ملک کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یہ وطن ہمارے بزرگوں نے حاصل کیا تھا کہ مسلمان اسلام کے اصولوں پر چلتے ہوئے مل جل کر اپنی حالت بہتر بنائیں۔ ہم مسلمان ہیں یا نہیں البتہ پاکستانی نہیں بنے۔ کوئی سندھی ہے کوئی پنجابی کوئی بلوچ کوئی پختون کوئی سرائیکی کوئی۔ اس کے علاوہ ہم میں ان گنت ذاتوں اور برادریوں میں بٹے ہوئے بڑے بڑے روشن خیال بھی پیدا ہوگئے ہیں جو قائداعظم کی 11 اگست 1947ء کی تقریر کا صرف ایک فقرہ سیاق وسباق سے علیحدہ کر کے کہتے ہیں کہ قائداعظم نے پاکستان کو ایک اسلامی نہیں سیکولر ریاست بنایا تھا۔ ان روشن خیالوں سے کوئی پوچھے کہ کیا قائداعظم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ان کی باقی ساری تقریریں اور اقوال بھول جائیں؟ ایک نعرہ جو تحریک پاکستان کا لازمی جزو تھا وہ بھی ان روشن خیالوں نے کہیں نہیں پڑھا؟ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ قائداعظم 1942 میں الٰہ آباد میں تھے تو وکلاء کے ایک وفد کی ملاقات کے دوران ایک وکیل نے پوچھا کہ پاکستان کا دستور کیسا ہوگا اور کیا آپ پاکستان کا دستور بنائیں گے؟ قائداعظم نے جواب میں فرمایا کہ پاکستان کا دستور بنانے والا میں کون ہوتا ہوں۔ پاکستان کا دستور تو تیرہ سو برس پہلے بن گیا تھا۔ قائداعظم کی 11 اگست 1947ء کا خطاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کے ان الفاظ کی غمازی کرتا محسوس ہوتا ہے۔ تمام انسان آدم اور حوا سے ہیں۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی برتری حاصل نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی برتری حاصل ہے اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر۔ سوائے اس کے کہ کوئی پرہیزگاری اور اچھے عمل کی وجہ سے بہتر ہو آزادی...... ہر انسان کا بنیادی حق...... خدا کی سب سے بڑی نعمت...... زندگی کا سب سے خوبصورت نشان...... چرند پرند انسان وحیوان ہر جاندار آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ آزادی کی فضا میں جینا اور مرنا چاہتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ایک آزاد قوم ہیں۔ چودہ اگست کو پاکستان کی آزادی کی 63 ویں سالگرہ ہوگی۔ خوشیوں کے تازیانے بجیں گے، گلی محلے اور عمارتیں رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجائی جائیں گی، فضا میں سبز ہلالی پرچم لہرایا جائیگا۔ ہواؤں میں دل دل پاکستان کے نغمے گونجیں گے۔ لوگ خوشی خوشی باغوں بہاروں میں نکلیں گیا ور بابائے قوم اور تحریکِ پاکستان سے وابستہ ہر اس فرد کی قربانی کا ثمر کھائیں گے جس نے فقط ایک لمحہ بھی پاکستان حاصل کرنیکی جدوجہد میں صرف کیا تھا۔ وہ دور اور وہ زمانہ اب سے پچاس ساٹھ برس پرانا...... نہ وہ لوگ...... نہ وہ سوچ...... نہ خلوص نہ محنت...... کچھ بھی تو اب ہم میں باقی نہیں رہا...... کسی انسان کی سالگرہ ہو تو وہ خوشی خوشی سالگرہ کا کیک کاٹتا ہے...... خوبصورت موم بتیاں جلاتا ہے...... اپنے پیاروں سے تحفے وصول کرتا ہے...... بزرگوں کی دعائیں اور نصیحتیں حاصل کرتا ہے اور پھر اپنی اگلی سالگرہ کا انتظار کرنے لگتا ہے...... اِس بات سے بےخبر کہ سالگرہ کا یہ سلسلہ رفتہ رفتہ اس کو انجام کی طرف لیجا رہا ہے...... وہ ہر سال خوشی سے اپنے ''ہونے'' کی سالگرہ مناتا ہے...... یونہی اپنے ملک کی آزادی کی سالگرہ مناتے ہیں...... بزرگ کہتے ہیں سالگرہ کوئی خوشی کا دن نہیں بلکہ ایک فکر انگیز موقع ہوتا ہے۔ جس پر انسان کو خوشیاں تو بیشک منانی ہی چاہئیں لیکن اپنے ماضی کا بھی احتساب کرنا چاہئے...... انسان پیدا ہوتا ہے ایک معصوم بچے کے روپ میں اور جوان ہوتا ہے تو اسی معصوم بچے کے ہزاروں روپ وجود میں آجاتے ہیں...... کہیں یہ مسیحا کہیں قاتل...... کہیں راہزن کہیں رفیق...... کہیں غازی کہیں شہید...... ایک پاکستانی ہونے کے ناتے دل میں جذبہ حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اپنے ہم وطنوں کے سنگ دل چاہتا ہے کہ مسرتوں کا یہ لمحہ خوشیوں کیساتھ گزاریں لیکن ایک

لمحہ کو ضمیر جاگ اٹھتا ہے تو اپنے ماضی، اپنے ملک کی حالت کا احتساب کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اس وقت ہر شخص دور جدید کی رونقوں اور رنگینیوں میں بری طرح پھنسا ہوا ہے لیکن جب وہ تنہائی کا ایک لمحہ بھی حاصل کرتا ہے تو وہ لاشعوری طور پر اپنی شخصیت، اپنی حالت اور اپنے وجود کا احتساب کرنے لگتا ہے۔ آزادی حاصل کرنے کیلئے ہمارے بزرگوں نے ہزاروں جتن کیئے، لاکھوں قربانیاں دی، صرف اس لئے کہ ہندوؤں اور انگریزوں کے قبضے سے جان چھڑائی جائے اور اپنے ایک آزاد ملک میں آزادانہ اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی جائے۔ آزادی کا یہ سلسلہ اس آزادی سے چلا تھا، لیکن یہ سعادت حاصل کرنیوالوں کو معلوم نہ تھا کہ آزادی کا یہ سلسلہ کیسے کیسے طریقوں سے بھانت بھانت کر رنگ اختیار کرتا طول پکڑتا چلا جائیگا۔

قارئین! ہماری ثقافت ہندوؤں کے ہاتھوں بک چکی ہے۔ ہمارا معاشرہ مغرب کی تقلید کر رہا ہی۔ ہماری نئی نسل موبائل، گاڑی اور انٹرنیٹ کے حصول میں بری طرح سے جکڑی جارہی ہے۔ ہم اپنے محسنوں کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں اور ان سے معافیاں منگواتے ہیں، ہم اپنے قائد کے اقوال ہر کاغذ کی پہلی سطر میں لکھتے ہیں لیکن کبھی کسی درسگاہ میں عملی طور پر ان اقوال کو اپنانے کا درس نہیں دیتے، ہم یہ اقوال، سنہری باتیں بھول رہے ہیں، اپنا قومی ترانہ بھول رہے ہیں، دل دل پاکستان بھول رہے ہیں جبکہ ہمارے گلی محلوں، دکانوں، بسوں، سینماؤں غرض کہ ہر جگہ ہندی فلموں کے نغمے گونج رہے ہیں۔ اپنی خواہشوں کو روٹی کپڑا اور مکان، دال دلیا سامان، سب سے پہلے پاکستان جیسے نعروں کا لباس پہنا کر رقصِ سیاست کرتے ہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جو معاف کرنے میں ورلڈ ریکارڈ رکھتے ہیں۔ شاید ہمارے حکمرانوں نے اس بزرگ کی حکایت پڑھ رکھی ہے جو دریا سے بچھو کو ڈوبنے سے بچانے کیلئے باہر نکالتا تھا اور بچھو اس کی ہتھیلی پر کاٹتا تھا، وہ پھر بچھو کو پانی سے باہر نکالتا تھا اور بچھو پھر اس کے ہاتھ پر ڈنک مارتا تھا۔ ایک راہ گزر کے پوچھنے پر آپ بار بار اسی بچھو کو باہر نکالتے ہیں جو آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے؟...... بزرگ فرمانے لگے کہ بھائی! یہ تو حیوان ہے۔ اس کی صفت میں کاٹنا ہی لکھا ہے، ہم تو اشرف المخلوقات ہیں، مسلمان ہیں، ہمارا دین ہمیں بھلائی کا درس دیتا ہے، کیا ہم بھی برائی کا جواب برائی سے دیں تو بھائیو! ہمارے دشمن وہ بچھو اور ہم وہ مسلمان ہیں جو باقاعدگی سے ڈستے چلے جارہے ہیں۔ امریکہ و اسرائیل اور برطانیہ وہ زہریلے سانپ ہیں جو ہم مسلمانوں کی ہتھیلیوں اور سینوں کو ڈس رہے ہیں۔

قارئین کرام! آج کے دگرگوں حالات کا تقاضا ہے کہ غلامی رسول ﷺ کے سائے میں قرآن پر عمل اور پاکستان سے محبت کی زوردار تحریک اٹھائی جائے ......گلی گلی کوچے کوچے، گھر گھر اور مکتب مکتب محبت پاکستان کی بات اس اخلاص اور قوت سے کی جائے کہ دشمنان وطن کی سازشیں ناکام ہو جائیں۔ اور ہر شہری اپنے تمام وسائل اور ساری صلاحیتیں بقائے ملت اور تعمیر وطن کے لئے وقف کر دے۔ محراب و منبر اور خانقاہ و مدرسہ کے ساتھ دانش گاہوں اور اقتدار کے ایوانوں میں بھی قرآن کی قیادت و سیادت کا چرچا اس احسن انداز سے ہو کہ ہر کوئی بصد خلوص بہ ہزار جان عمل بالقرآن کے لئے تیار ہو جائے۔ اور ظاہر ہے اس مقصد کے لئے پہلے ہمیں اپنے آپ کو قرآن کا گہوارہ بنانا ہوگا۔ اپنے گھروں کو تعلیمات قرآن کا گہوارہ بنانا ہوگا۔ قرآن کو پڑھنا، سمجھنا اور عمل کر کے پوری تندہی سے معاشرے میں پھیلانا ہوگا۔ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ آیئے اک نئے عزم کیساتھ اعلان کریں کہ:

عظیم تر بنائیں گے پیارے پاکستان کو

محبت رسول ﷺ سے قوت قرآن سے

آیئے! عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہو کر انقلاب قرآن کے لئے جدوجہد کریں اور پاکستان کو پاکستان بنا کر دم لیں۔

ایڈیٹر

شب قدر

اھمیت وفضیلت

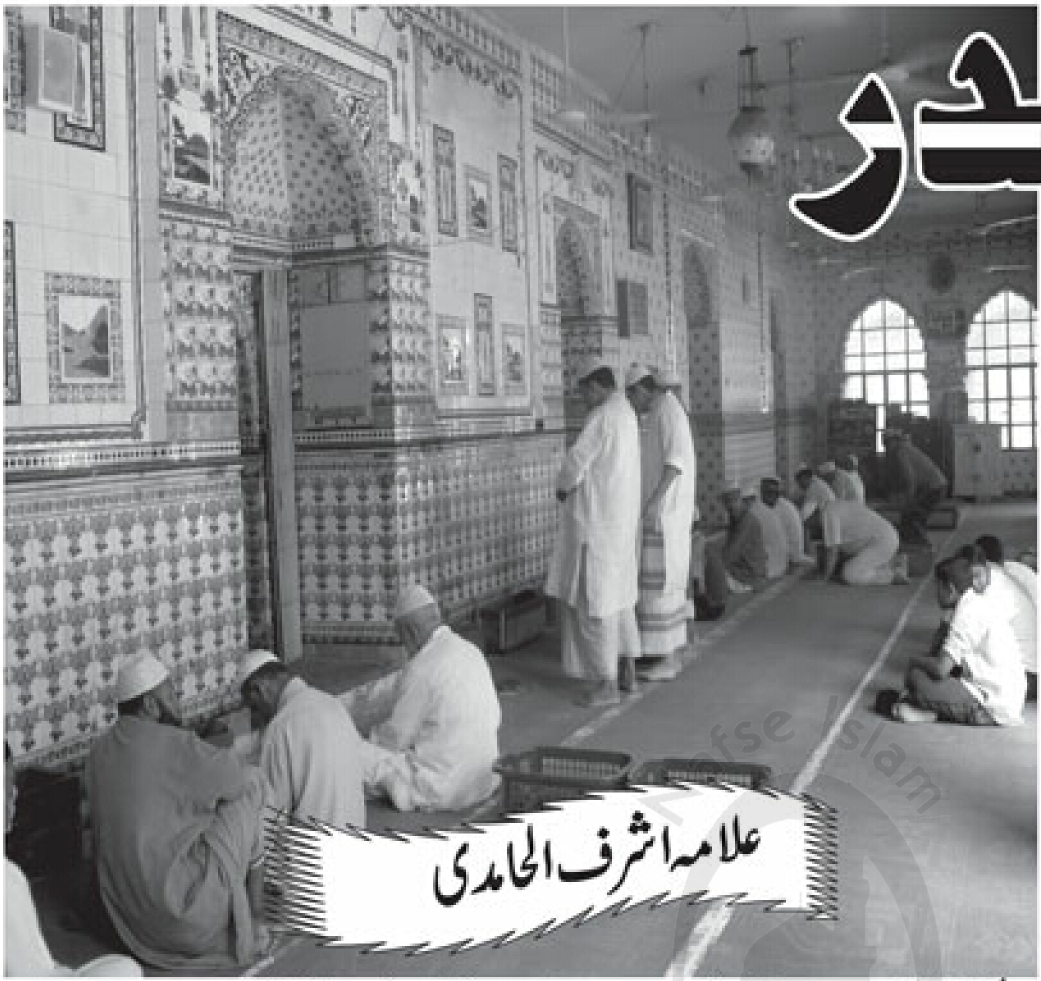

علامہ اشرف الحامدی

رمضان المبارک رحمتوں اور برکتوں کا مجمع ہے۔ اس مہینے میں حق تعالی کی طرف سے انعام واکرام اور مغفرت وقبول توبہ کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی امت پر کتنی عنائتیں اور کتنی رحمتیں ہیں اور اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی بخشش کا کیا کیا سامان تیار کر رکھا ہے۔ یہ رب تعالی ہی جانتا ہے کہ شب قدر کی رات کونسی ہے؟ کون سی طاق رات میں ہوتی ہے؟ علماء وفقہاء کے اس بارے میں بہت سے اقوال اور رائے ہیں۔ عام علماء کرام کا رجحان یہ ہے کہ ستائیسویں کی رات شب قدر ہوتی ہے۔ بہرحال شب قدر کوئی سی رات میں ہو دعا کرو اللہ عزوجل اس کی برکتیں، رحمتیں ہمیں نصیب فرمائے۔ اس سلسلے میں چند باتیں عرض کروں گا۔ قرآن پاک کی نص قطعی ہے ارشاد رب العزت ہے:

''انا انزلناه في ليلة القدر، وما ادراك ما ليلة القدر، ليلة القدر خير من الف شهر، تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر، سلٰم، هي حتى مطلع الفجر''(القرآن)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا اور آپ کیا جانیں کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور جبرائیل اس رات میں اترتے ہیں، اپنے رب کی مرضی سے ہر بہتر امر کو لے کر وہ رات سلامتی والی ہے (برکات ورحمتوں کے ساتھ) طلوع فجر تک''

پہلی بات:

دین ودنیا میں کامیابی کا دستور اور آئین یعنی قرآن مجید کو اس رات میں اتارا گیا ہے اس رات کی فضیلت واہمیت کے لئے ہی کافی تھا کہ قرآن مقدس جیسی عظمت والی چیز اس رات میں نازل ہوئی۔ تخلیق آدم کے وقت ملائکہ نے انسان کو دیکھ کر کہا کہ یہ جو چیز پیدا کی گئی ہے وہ دنیا میں خون بہائے گا اور فساد کرے گا۔ آج جب ملائکہ ایمان والوں کو شب قدر میں معرفت الٰہی اور اطاعت ربانی میں مشغول دیکھتے ہیں تو فرشتے اور روح الامین اپنے قول کی معذرت کے لئے اترتے ہیں (قال الرازی)

ملائکہ اور روح الامین شب قدر میں اترے ہیں اور جس شخص کو ذکر وفکر اور عبادت میں مشغول دیکھتے ہیں اس کے لئے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ان کا آنا اپنے رب کے حکم سے ہوتا ہے۔ اور ملائکہ ہر امر خیر کو لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔

شب قدر کی رات سراپا سلامتی کی رات ہے۔ یعنی تمام رات ملائکہ اور روح الامین کی طرف سے مومنین ومسلمین پر سلام کہا جاتا ہے۔ یہ خیر وسلام اور رحمت ومغفرت اور برکت پوری رات جاری رہتی ہے۔ اس رات میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں تک عبادت کرنے جتنا ثواب ہے۔ کتنا زیادہ ہے؟ یہ تو حق تعالی ہی کو معلوم ہے۔ حق تعالی جتنا چاہے زیادہ فرمادے اس کی زیادتی کی کوئی حد نہیں ہے۔

چونکہ قبل از اسلام عربوں کے ہاں ہزار سے زیادہ گنتی نہ تھی اور قرآن پاک ان ہی کی زبان اور ان ہی کے محاورات کے مطابق نازل ہوا لہذا ان کی آخری گنتی کا لفظ بول کر آگے رب تعالی نے فرمایا: ''خیر من الف شہر'' یعنی اس سے بھی زیادہ بہتر اور زیادہ ہے۔ اور اب اس سے زیادہ کی کوئی حد نہیں کروڑ، ارب، کھرب اور نیل سب میں آگے۔ تو معلوم ہوا کہ شب قدر کے انعامات وکرامات کی کوئی حد نہیں ہے اور اسی طرح اس کی فضیلت کی زیادتی کی کوئی حد نہیں ہے۔

شب قدر کے معنی:

''قدر'' کے معنی عظمت وشرف کے ہیں۔ اس رات کو لیلۃ القدر کہنے کی وجہ اس رات کی قدر ومنزلت اور عظمت وشرف ہے۔ شیخ ابوبکر وراق علیہ الرحمہ کا قول ہے:

''اس رات کو لیلۃ القدر اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جس آدمی کی اس سے پہلے اپنی بے عملی کے سبب (اللہ کے ہاں) کوئی قدر ومنزلت نہ تھی، اس رات میں توبہ واستغفار اور بندگی کے ذریعہ وہ بھی قدر وشرف والا بن جاتا ہے''۔

قدر کے معنی تقدیر وقلم کے بھی ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے لیلۃ القدر کا مطلب ہوگا کہ اس رات میں ساری مخلوقات کے لئے جو تقدیر ازلی میں لکھا ہے اس کا پیش آنے والا (اس رمضان سے اگلے رمضان تک) فرشتوں کو دیا جاتا ہے، جو ارض وسماء کی تدبیر اور تنفیذ امور کے لئے مامور ہیں۔

شب قدر کیا ہے؟:

شب قدر رمضان المبارک کی راتوں میں ایک عظیم رات ہے۔ جو کہ بہت ہی خیر وبرکت والی رات ہے۔ قرآن نے اس رات کو ہزار مہینوں سے افضل وبہتر بتایا ہے۔ ہزار مہینے کے

تراسی برس اور چار ماہ ہوتے ہیں۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے اور وہ یہ رات عبادت میں گزار دے اس نے گویا اس سال اور چار ماہ سے زیادہ عرصہ عبادت میں گزار دیا۔

قدر دانوں کے لئے یہ ایک بے انتہا نعمت ہے۔ کیونکہ یہ رات اللہ جل وعلیٰ نے اسی امت کو عطا فرمائی پہلی امتوں کو نہیں ملی۔ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا انعام ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

''شب قدر اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عطا فرمائی ہے پہلی امتوں کو نہیں ملی''

ایک روایت: نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ ایک ہزار مہینے تک راہ خدا میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ کرام کو اس پر رشک آیا تو اللہ عزوجل شانہ نے اس کی تلافی کیلئے اس رات کو عطا فرمایا۔ (اس سلسلے میں کچھ روایات اور بھی ہیں۔

شب قدر کمائی کی رات:

یوں تو پورا رمضان نیکیوں کا میلہ ہے جو کہ ایمان والوں کو دیا گیا ہے۔ پس ہمارے گھروں تک آنے والے نیکیوں کے میلے سے بھر پور طریقے سے نفع حاصل کیا جائے۔ مہینہ بھی اور رات بھی بتا دی گئی کہ نیکیوں کا شوق رکھنے والے خدا کی اطاعت ومحبت اور اس کے پیارے پیغمبر ﷺ کی الفت و پیار کا دم بھرنے والے کیا کچھ کر کے دکھاتے ہیں۔ اور جس نبی رحمت ﷺ نے اس رات کی تلاش میں پورے مہینے کا اعتکاف کیا ہے اس نبی رحمت کے چاہنے والے کتنے دن اپنی راحت وآرام قربان کرتے ہیں۔

حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان مبارک ہے کہ:

"من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (صحیحین)

ترجمہ: جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں (عبادت کے لئے) کھڑا ہوا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

مطلب یہ کہ نماز پڑھے، تلاوت کرے، اور ذکر وشکر کرے اور خالص اللہ کی رضا اور ثواب کے حصول کیلئے نیت سے رات گزارے اور خوشی خوشی تو آپ ثواب کا یقین کر کے بشاشت قلبی سے اپنے رب کی بارگاہ میں عبادت کا نذرانہ پیش کرے اور مناجات کرے۔

فرشتوں کی آمد:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان مبارک ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر اس شخص کے لئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہے، دعائے رحمت کرتے ہیں'' (مشکوٰۃ)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے حکم پر پھیل جاتے ہیں اور کوئی گھر چھوٹا یا بڑا جنگل یا کشتی ایسی نہیں ہوتی، جس میں کوئی مومن ہو اور فرشتے اس سے مصافحہ کرنے جاتے ہیں۔

حقیقی محروم:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان هذا الشهر قد حضركم وفيه ليلة خير من الف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله ولا يحرم خيرها الا المحروم" (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''تمہارے اوپر ایک مہینہ ایسا آیا ہے جس میں ایک رات جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات سے محروم ہو گیا گویا ساری ہی چیز سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص حقیقتاً محروم ہی ہے۔''

بخشش ومغفرت کی رات:

اے بھائی! یہ رات مغفرت اور توبہ کی رات ہے۔ اور خدا کی بھلائی ورحمت حاصل کرنے کی رات ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی بخشش مانگنے کے لئے لازمی ہے کہ ہم خدا کی رضا کے واسطے اپنے سارے قصور والوں کو معاف کر دیں اس لئے کہ خود ہمارے معافی کا مقدمہ بارگاہ رب العزت میں پیش ہے۔ ہم دوسروں کو معاف کر دیں گے تو ہمارے لئے بھی معافی کا حکم ہو جائے گا۔

حدیث مبارک ہے کہ:

"ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء" (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''کرو مہربانی اہل زمین پر خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

اے بھائی! اللہ کی عبادت اختیار کر ''تخلقوا باخلاق اللہ'' اگر ہم اللہ سے معافی اور بخشش کے طلب گار ہیں تو لازم ہے کہ ہم بھی تمام لوگوں کو معاف کر دیں آج ہی سے لوگوں کے تمام کھاتے بے باق کر دیں۔

وہ چار جن کی بخشش نہیں ہوتی:

ماہ رمضان ایسا مبارک مہینہ ہے کہ اس کی ایک ایک رات میں دس لاکھ ایسے لوگوں کی مغفرت ہو جاتی ہے جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی اور ان سے فرما دیا جاتا ہے کہ جاؤ آزاد کیا۔ اور یکم رمضان سے آخری رات تک جتنے لوگوں کو معاف کیا گیا اتنے ہی لوگوں کو آخری رات میں معاف کیا جاتا ہے۔ گویا کہ رمضان المبارک میں رحمت الٰہی کا ایسا سیلاب آتا ہے جو بندوں کے گناہوں کو بہا کر لے جاتا ہے لیکن چار آدمی ایسے ہیں جن کی مغفرت نہیں ہوتی۔ اے بھائی! ان سے بڑا بدقسمت کون ہو گا؟ شب قدر میں رب تعالیٰ کی جانب سے معافی کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ ان چاروں کی بخشش نہیں ہو رہی وہ چار یہ ہیں۔

۱) شراب کا عادی ۲) والدین کا نافرمان

۳) قطع رحمی کرنے والا ۴) کینہ پرور

شب قدر کا تعین نہ ہونے کا سبب:

حضور نبی کریم ﷺ کو شب قدر کے تعین کا علم عطا کیا گیا تھا اور اس کی اطلاع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دینے کے لئے آپ ﷺ اپنے کاشانہ نبوت سے باہر تشریف لائے مگر دیکھا کہ مسجد نبوی میں دو مسلمان (عبد اللہ بن ابی حدود اور کعب بن مالک) کسی معاملے میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپ نے ان کا جھگڑا ختم کرانے کی کوشش کی اور وہ بات تو آپ کے ذہن مبارک سے اٹھا لی گئی جو ان دونوں کے جھگڑے کی قباحت کے سبب ہوئی۔

حدیث پاک ہے کہ:

حضرت عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اس لئے باہر تشریف لائے، تا کہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرما دیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''میں اس لئے (گھر سے) آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر فلاں فلاح شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا، جس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھا لی گئی، کیا بعید ہے کہ اٹھا لینا تمہارے حق میں بہتر ہو اب تم اس کو ۲۹، ۲۷، ۲۵، میں تلاش کرو'' (بخاری ومشکوٰۃ)

شب قدر کی تعیین اٹھا لینے کی حکمت ہے کہ اگر تاریخ معلوم ہو جاتی تو اس کی اتنی قدر ومنزلت نہ ہوتی اور معلوم ہوتے ہوئے بھی اس کی ناقدری کرنا سخت بدنصیبی اور محرومی کی بات تھی۔ پس اس کو پوشیدہ رکھنے کی یہی حکمت ہے کہ اس رات کے طالب وشوقین پورے رمضان عبادتوں کا اہتمام کریں گے۔

بعض سلف صالحین کا قول ہے کہ اس رات کے تعیین کا علم نہ ہونے کی صورت میں صرف یہ کہ تم لوگ اس کو پانے میں بھی سعی کرو گے، بلکہ عبادت واطاعت میں زیادتی بھی ہوگی۔ جو ظاہر ہے تمہارے حق میں بہتر ہی بہتر ہے

دعائے شب قدر:

WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں کیا دعا کروں؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا یہ کہو:

"اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی" (رواہ احمد وابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے"

اے میرے بھائی! آخر میں ایک اور حدیث پڑھ لیں۔ ام المومنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز عشاء کے بعد دعا مانگ رہی تھی۔ ان کی دعا لمبی ہوگئی ایسے میں امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے۔ انھیں رسول اللہ ﷺ سے خلوت میں کوئی بات کرنی تھی۔ نبی مرسل ﷺ نے حضرت عائشہ سے ارشاد فرمایا: دعا چھوڑ دیجئے اور ایک طرف ہوجایئے ہم تمھیں ایک دعا بتائیں گے وہ مانگ لینا وہ تم کو کافی رہے گی۔ انہوں نے اپنی دعا کو ختم کیا اور ایک طرف ہوگئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلوت میں مشورہ کیا اور جب وہ رخصت ہوکر چلے گئے تو حضرت عائشہ آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مجھے دعا سکھانے کا وعدہ فرمایا تھا، فرمایا: ہاں آؤ تمھیں دعا سکھادیتے ہیں تم یوں دعا کرو:

"اللھم انی استلک من خیر ما یسئلک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعوذ بک من شر ما استعاذک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ترجمہ: "اے اللہ! تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ سے جتنی خیر کی چیزیں مانگی ہیں، میں بھی مانگتی ہوں اور تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے میں بھی ان سے پناہ مانگتی ہوں"

پس اے بھائی! دانا وبینا وہی شخص ہے جو کمائی کے سیزن سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہ بیٹھا رہے۔ اور نیکیوں کی بہار سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اس رات میں جاگ کر نماز، تلاوت، درود شریف، قیام وقعود اور دعاؤں وغیرہ کا خوب خوب اہتمام کر۔ رب تعالیٰ جل وعلیٰ ہمیں ہمیں مبارک رات کی خیر وبرکت نصیب فرمائے۔ اور جن کو وہ بخش دیتا ہے ان میں میرا اور آپ کا نام بھی شامل فرمادے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

★★★★

تازہ ترین

حادثات اور آفات انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے، شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت کراچی کے امیر علامہ شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ دنیاوی آفات اور حادثات انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے تاکہ انسان گناہوں سے توبہ واستغفار کرکے اللہ کی راہ پر گامزن ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ حادثات، آفات ارضی وسماوی پر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے صبرواستقامت کرنا مسلمانوں کی صفات ہے۔ انہوں نے کہا کہ رب العالمین صبروشکر کرنے والے کو بے حد پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بے شمار نعمت اور اجرعظیم عطا کرتا ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر ملک میں ناگہانی سیلاب اور طیارے کے حادثے میں جاں بحق ہونے والے مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت کی گئی۔ انہوں نے مخیّر حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ مصیبت زدہ لوگوں کی بھرپور امداد کریں جبکہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ خیبر پختون خواہ، شمالی علاقہ جات، پنجاب اور بلوچستان کے بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں فصلوں کی تباہی اور بہنے والے مکانات کا سروے کرایا جائے اور زیادہ سے زیادہ ریلیف دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرین کی امداد قومی ومذہبی فریضہ ہے۔

سانحہ مارگلہ کا پوری قوم کو دکھ ہے، میاں فاروق مصطفائی

کراچی (مصطفائی نیوز) مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر میاں فاروق مصطفائی نے کہا ہے کہ سانحہ مارگلہ نے پوری قوم کو دکھ اور غم میں مبتلا کردیا ہے، شہید ہونے والوں کے لواحقین اور ورثاء کے رنج وغم اور دکھ میں قوم کا ایک ایک فرد شامل ہے۔ اس قومی سانحے نے ملک کے ہر شخص کو غمگین اور اشکبار کردیا ہے۔ حادثے کی مکمل غیر جانبدارانہ تحقیقات کی ضرورت ہے، حکومت فوری طور پر سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں انکوائری کمیشن تشکیل دیکر واقعہ سے متعلق حقائق کو بے نقاب کرکے عوام کے سامنے لائے۔ انہوں نے کہا کہ فضائی حادثے میں 152 افراد کی شہادت قومی المیہ وسانحہ ہے جس کا افسوس اور دکھ ہر پاکستانی کو ہے اور رہے گا، حکومت فضائی حادثے میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کی فی الفور مالی معاونت کرے اور اس سلسلے میں فوری اقدامات کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ بلیک بکس سے ملنے والی معلومات کو منظر عام پر لائے تاکہ پاکستانی قوم کو حقائق کا پتہ چلے۔ کہ یہ حادثہ اتفاقی تھا یا کوئی سوچی سمجھی سازش تھی۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی نیٹ ورک کے تحت سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں امدادی سرگرمیاں جاری

اسلام آباد (مصطفائی نیوز) المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی نیٹ ورک کی جانب سے خیبر پختون خواہ اور پنجاب کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کام جاری ہے اس سلسلے میں مصطفائی رضا کاروں اور کارکنوں پر مشتمل امدادی ٹیم نے سیلاب سے بدترین تباہی کے شکار نوشہرہ، چارسدہ اور سوات، پشاور، بحرین، لیہ، ملتان اور دیگر متاثر علاقوں میں امدادی کیمپ قائم کرکے متاثرین کو ادویات اشیائے خوردونوش، ایمبولینس سروس، خیمہ جات اور مصطفائی لنگر سے دو وقت کی روٹی کی فراہمی شروع کردی گئی ہے۔

☆☆☆☆

عوام مہنگائی اور طالبان کی دہشت گردی کا شکار ہیں، ثروت اعجاز

جمہوری حکومت آٹے، چینی اور بجلی کی قیمتوں میں اضافے کی دہشت گردی کر رہی ہے

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے سربراہ محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ حکمرانوں کے دلوں سے خوف خدا ختم ہوتا جارہا ہے اس لئے عوام کو ریلیف دینے کی بجائے آٹے، چینی اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کردیا گیا ہے عوام کو جہالت، مہنگائی، بے روزگاری کے اندھیروں سے نکالنے کی بجائے اندھیروں میں دھکیلا جارہا ہے۔ جو کہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ اور پاکستان عوام کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ دنوں لیاقت آباد قبرستان کے باہر کیمپ پر زائرین سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ثروت اعجاز قادری نے کہا کہ ایک جانب عوام نام نہاد طالبان کی دہشت گردی کا شکار ہیں تو دوسری جانب جمہوری حکومت آٹے، چینی اور بجلی کی قیمتوں میں اضافے کی دہشت گردی کررہی ہے انہوں نے کہا کہ اگر حکمران عوام کی خدمت نہیں کرسکتے تو انہیں اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خدارا حکمران ہوش کے ناخن لیں عوام کو مہنگائی و بیروزگاری کے عذاب میں بھی مبتلا نہ کریں۔ ہم سب کو ایک دن اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنی تحریک عوام کو تنہا نہیں چھوڑے گی اور عوامی مسائل کے حل کیلئے آواز بلند کرتی رہے گی۔

وہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں جن کے بچوں نے ناظرہ اور حفظ مکمل کیا، شاہ عبدالحق قادری

علم دین سے انسان میں شعور بیدار ہوتا ہے، اچھے برے میں امتیاز کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، الطاف قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) جامعۃ الاسلامیہ الحنفیہ کا سالانہ" جلسہ دستار فضیلت وتقسیم اسناد" شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ محمد اسماعیل ضیائی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضرت علامہ شاہ عبدالحق قادری نے کہا کہ وہ لوگ بڑی مبارکباد کے مستحق ہیں جنکے بچوں نے ناظرہ و حفظ مکمل کیا۔ شاہ صاحب نے اپنے فکرانگیز خطاب میں یہ بھی کہا کہ آج والدین اپنے صحت مند بچوں کو تو ڈاکٹر، وکیل اور انجینئر کے شعبے کی طرف لے جاتے ہیں، اور جس بچے میں کوئی جسمانی نقص ہو یا ذہنی طور پر کمزور ہو اس کو دینی مدارس میں ڈال دیتے ہیں۔ کہ چلو کچھ نہ کچھ تو بن ہی جائے گا۔ جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ والدین کو چاہیے کہ اپنے ذہین بچوں کو بھی علم دین کی طرف لائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں ادارہ ہذا کے مہتمم محمد الطاف قادری کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو اس ادارے کو نہایت محنت ولگن سے چلا رہے ہیں۔ اس موقع پر حاجی محمد حنیف طیب نے کہا کہ ایک وقت تھا کہ جیکب لائن میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی کوئی مدرسہ، دارالافتاء اور لائبریری نہیں تھی۔ مگر آج یہاں آکر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کہ آج جامع مسجد سے متصل ایک عظیم الشان دارالعلوم ہے جہاں سے تشنگان علم دین سیراب ہو رہے ہیں۔ علامہ ابرار احمد رحمانی نے اپنے خطاب میں لوگوں کو علم دین کی طرف رغبت دلائی۔ آخر میں جامعہ ہذا کے مہتمم علامہ محمد الطاف قادری نے کہا کہ علم دین سے انسان میں شعور بیدار ہوتا ہے اچھے برے میں امتیاز کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے حدیث نبوی ﷺ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین تک ہی کیوں نہ جانا پڑے" انہوں نے مزید کہا کہ آج ہماری نوجوان نسل برائی کی دلدل میں دھنستی چلی جارہی ہے اس کی بنیادی وجہ علم دین سے دوری ہے۔ علم دین وہ سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ ہمیں اپنے اکابرین واسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علم دین محنت ولگن سے حاصل کرنا چاہیے۔ ہمارے اسلاف ہی کی کاوشوں سے آج ہماری دینی درسگاہیں جگمگا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ ہذا گزشتہ آٹھ سال سے اپنی مدد آپ کے تحت کامیابی کے ساتھ علم دین سے تشنگان علم کی پیاس بجھا رہا ہے۔ دیگر شرکت کرنے والوں میں علامہ فخر الدین سیالوی، مفتی عبد العزیز حنفی، علامہ یونس شاکر، پروفیسر حبیب اللہ قادری، مولانا فیاض، عبد الجبار نقشبندی، مفتی عطاء المصطفیٰ، علامہ غوث فیض، حافظ ارشاد، قاری مطیع اللہ، مولانا حنیف سلطانی، صابر چشتی، قاری عبد القیوم نقشبندی، عبد الحنیف معرفی شامل تھے۔ اس سالانہ جلسہ دستار فضیلت وتقسیم اسناد میں 85 طلباء وطالبات کو دستار فضیلت وسند فراغت سے نوازا گیا جن میں سے 70 کے قریب طلباء وطالبات نے قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا تھا اور 15 طلباء وطالبات نے قرآن مجید حفظ مکمل کیا تھا۔ تقریب کے آخر میں لنگر کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جامعہ اسلامیہ غوثیہ لوٹن میں لبیک یارسول اللہ ﷺ کانفرنس اور پیر لاثانی کے عرس کا اہتمام

لوٹن (مصطفائی نیوز) جامعہ اسلامیہ غوثیہ ویسٹ بورن روڈ میں لبیک یارسول اللہ کانفرنس و پیر لاثانی صاحب کے عرس کا اہتمام کیا گیا۔ جامعہ کے مہتمم علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ ایسی محافل اور پیر نقیب جیسی شخصیتوں کی بدولت یورپین معاشرے میں اسلام کی شمع نہ صرف روشن ہے بلکہ ہر دل کو نور حق سے منور کر رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہاں پر بسنے والے تمام مسلمانوں کے قلوب حضور ﷺ کی محبت سے سرشار ہیں۔ قاری محمد حنیف کریمی نے کہا کہ دنیا میں اسلام کی اصل ترجمانی اور اپنے مریدین کہ صراط مستقیم پر باندھے رکھنے پر مشن کے سربراہان خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ اس دوران بریگیڈیئر (ر) محمد شبیر اور خلیفہ وسیم کے علاوہ صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن نے نعت پیش کی پیر نقیب الرحمٰن نے اپنے خطاب میں امت کی بھٹکی ہوئی صورتحال کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس رسول نے راتوں کو جاگ جاگ کر اس امت کی مغفرت کیلئے گڑگڑا کر رب سے التجائیں کی وہی امت آج اپنے اسی محسن کی تعلیمات کو بھول کر دنیا کی رنگینیوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس بات کا حوالہ دیا کہ سابقہ امتوں کو ان کے ایک گناہ کے بدلے نیست و نابود کر دیا جاتا تھا مگر ہماری امت تمام برائیوں سمیت اللہ کے قہر سے دور ہے تو اس کی وجہ محض نبی آخرالزماں کے شب وروز کی وہ دعائیں ہیں جو وہ اس امت کو عذاب سے دور رکھنے کیلئے مانگتے تھے۔ بحثیت مسلمان یہ ہم پہ فرض ہے کہ ہم اپنے دل کو ان کی یاد اور ذکر سے تازہ رکھیں۔ آخر میں انہوں نے امت محمدیہ ﷺ کی تعمیر وترقی کیلئے خصوصی دعا کرائی۔

ختم نبوت سنی کانفرنس اتحاد کیلئے سنگ میل ثابت ہوگی، پیر دلدار علی

کوونٹری (مصطفائی نیوز) حضور خاتم النبیین ﷺ پوری کائنات کیلئے صبح قیامت تک آخری نبی ﷺ اور قرآن حکیم پوری دنیا کیلئے اسلامک آرڈر ہے۔ قرآن مجید، احادیث نبوی ﷺ اور صحابہ، اہل بیت اطہار اور 1400 سال سے ملت اسلامیہ عقیدہ ختم نبوت پر مکمل طور متفق ہے۔ ان خیالات کا اظہار گذشتہ دنوں آستانہ حضرت دیوان حضوری کوونٹری میں جماعت اہلسنت برطانیہ و یورپ کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہونے والی تاجدار ختم نبوت سنی کانفرنس کے سلسلہ میں منعقدہ مجلس مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے سجادہ نشین آستانہ حضرت دیوان حضوری صاحبزادہ پیر دلدار علی شاہ نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت سنی کانفرنس ان شاءاللہ اتحاد امت کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ پیر محمد عبدالقادر نے کہا عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی اساس ہے۔ حافظ محمد ظہیر احمد نقشبندی نے اپنے خطاب میں کہا کہ جماعت اہل سنت ہر سال ختم نبوت کانفرنس کے ذریعے ہمارے عقیدہ وایمان کو تقویت اور عشق ومحبت رسول ﷺ میں اضافہ کرتی ہے۔ صاحبزادہ شفقت احمد شاہ نے کہا کہ جماعت کے معزز قائدین اپنے عقیدہ وعمل اور شاندار ولازوال ورثہ انتہائی احسن انداز میں برطانوی جدید نسل کو منتقل کر رہے ہیں محمد سلیم خان ایڈووکیٹ نے کہا کہ باطل قوتیں ملت اسلامیہ کو شکست و ریخت کرنے کے لیئے اپنی سازشوں میں مصروف عمل ہیں لیکن جب تک مسلمان دامان مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ ہیں انشاء اللہ کوئی بھی سازش کامیاب نہیں ہوسکتی، قاری محمد اسمٰعیل اشرفی نے کہا مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن اپنے نبی ﷺ کی توہین برداشت نہیں کرسکتا مذاکرہ میں چوہدری منگا خان، طارق چوہدری، حاجی محمد یٰسین، حبیب حسن شاہ، خورشید احمد، اللہ دتہ چوہدری نے بھی خطاب کیا۔

پیر حبیب الرحمٰن لاثانی کی یاد میں میلاد مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد

برمنگھم (مصطفائی نیوز) آستانہ عالیہ عیدگاہ شریف راولپنڈی کے الحاج الحافظ حضرت پیر حبیب الرحمٰن لاثانی کی یاد میں میلاد مصطفیٰ کانفرنس 29 جولائی بروز جمعرات کیٹ ہیز کارڈف میں ہوئی جس میں مشائخ عظام، علمائے کرام، دینی شخصیات اور نعت خواں حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سجادہ نشین عیدگاہ شریف پیر محمد نقیب الرحمٰن کانفرنس کی صدارت نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا اہتمام چوہدری عبدالستار، بیرسٹر چوہدری محمد راسب اور ساتھیوں نے کیا تھا۔

شعبان کی پندرہویں شب غفلت میں گزارنا محرومی ہے، مولانا الیاس قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) دعوت اسلامی کے زیر اہتمام ملک بھر میں شب برات عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی، اس موقع پر علامہ الیاس قادری نے کہا کہ پندرہویں شب غفلت میں گزارنا محرومی ہے، اس رات اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے، تمام صوبائی مراکز پر شب برات کے خصوصی اجتماعات منعقد ہوئے جہاں نماز مغرب کے بعد چھ نوافل ادا کئے گئے اور اللہ عزوجل کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ، بخشش و مغفرت، سلامتی ایمان، رزق کی کشادگی، آفات و بلیات، مصیبت حاجات، تنگدستی، صحت و عافیت، درازی عمر، دہشت گردی کے خاتمے، مہنگائی سے نجات سمیت عالم اسلام بالخصوص پاکستان کی سلامتی واستحکام اور اسلام کی سربلندی کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ نماز عشاء کے بعد اجتماع ذکر ونعت بسلسلہ "شب برات" ہوا جس میں مبلغین دعوت اسلامی نے "شب برات" کی فضیلت پر بیان کی، شب برات کا مرکزی اجتماع عالمی مرکز فیضان مدینہ میں ہوا جس سے علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب چودہ اور پندرہ شعبان کی رات آتی ہے تو اللہ عزوجل غروب آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب تک کی جانے والی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اس رات اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں اس رات کو غفلت میں گزارنا محرومی ہے لہٰذا حقوق العباد کا خیال کرتے ہوئے اپنے عزیز واقارب، دوست واحباب سے معافی مانگ لی جائے اور اگر کسی کا حق ادا کرنا ہے تو اس کا حق بھی ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس فانی دنیا میں کوئی زندہ رہا ہے اور نہ کوئی رہے گا ہر ذی روح کو موت کا شکار ہونا ہے آج جو زندہ ہے آنے والے کل وہ مردہ ہوگا یہ دنیا کھیل کود اور دل بہلانے کی جگہ نہیں بلکہ عبرت کا مقام ہے لہٰذا اس وقت سے پہلے کہ جب ہمارا انتقال ہو، ہماری تجہیز وتکفین کی تیاری ہو یاد رکھیں اس وقت عمل کا کوئی موقع نہیں ملے گا لہٰذا اسوقت سے پہلے قبر وحشر کی تیاری کر لیجئے۔

حکمرانوں سمیت پوری پاکستانی قوم کو اجتماعی توبہ کی ضرورت ہے۔ علامہ پیر محمد تبسم بشیر

سچی توبہ انسان کو قرب الٰہی کی منازل طے کرواتی ہے انسان گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ یعقوب اویسی ایڈووکیٹ

نارووال (مصطفائی نیوز) حکمرانوں سمیت پوری پاکستانی قوم کو اجتماعی توبہ کی ضرورت ہے۔ سانحات وحادثات سمیت بحران ہماری شامتِ اعمال ہیں۔ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ معصوم عن الخطاء ہو کر بھی دن میں 70 بار استغفار فرماتے۔ ہم تو گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہمیں اپنے گناہوں کی معافی بارگاہ خداوندی سے طلب کر کے فحاشی و عریانی، بے عملی و بے راہروی چھوڑ کر سنتِ رسول ﷺ پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ سانحہ ہوائی جہاز اسلام آباد نے پوری پاکستانی قوم کو سوگوار کر دیا۔ حادثے کا سبب کچھ بھی ہو اپنوں سے بچھڑنے والے دوبارہ واپس تو نہیں آسکتے۔ انسان کو ہر وقت رجوع الی اللہ پر توجہ دینی چاہیے کیونکہ موت کا وقت اٹل ہے۔ پوری قوم جمعۃ المبارک 30 جولائی یوم توبہ کے طور پر منائے۔ ان خیالات کا اظہار تحریک اویسیہ پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ ومرکزی راہنما سنی اتحاد کونسل علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی ایم اے سجادہ نشین مرکز اویسیاں نارووال نے بزم رضائے محمد ﷺ کے زیر اہتمام محفل استغفار کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا حکومت اسلامی تہواروں پر عام تعطیلات کا اعلان کرے تاکہ لوگ عبادت وریاضت پر دوام حاصل کر سکیں۔ چیف ایگزیکٹو ادارہ تاجدار یمن پاکستان محمد یعقوب اویسی ایڈووکیٹ، حافظ محمد عرفان اسلام، قاری ممتاز احمد ضیاء اور دیگر نے کہا توبہ انسان کو قرب الٰہی کی منازل طے کرواتی ہے۔ سچی توبہ کے بعد انسان گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ محفل کے آخر پر سانحہ ہوائی جہاز اسلام آباد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے لئے اجتماعی دعا مغفرت بھی کی گئی۔

مرکزی انجمن محبان اولیاء پاکستان کے زیر اہتمام جشن میلاد مصطفےٰ وعرس بابا دین شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ

نارووال (مصطفائی نیوز) مرکزی انجمن محبان اولیاء پاکستان کے زیر اہتمام جشن میلاد مصطفےٰ وعرس بابا دین شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ 31 جولائی ہفتہ بعد عشاء بمقام اکال گڑھ نزد ڈومالہ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت روحانی بزرگ پیر سید توحید شاہ کوہاٹی سجادہ نشین دربار عالیہ توحید آباد شریف نے فرمائی۔ جبکہ خصوصی خطاب محبوب المشائخ علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی مرکزی ناظم اعلیٰ تحریک اویسیہ پاکستان نے کیا۔ عرس مبارک کی سرپرستی صوفی محمد عارف بٹ نقشبندی ضلعی صدر مرکزی انجمن محبان اولیاء پاکستان نارووال، چوہدری محمد بوٹا باجوہ نے کی۔

☆☆☆☆☆

امین نورانی سے جے یو پی کے رہنماؤں کی تعزیت

کراچی (مصطفائی نیوز) جمعیت علمائے پاکستان کے سرپرست پروفیسر سید شاہ فرید الحق، چیئرمین سپریم کونسل مفتی جمیل احمد نعیمی، مرکزی نائب صدر ڈاکٹر محمد صدیق راٹھور، مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کے امیر پیر میاں عبدالخالق بھرچونڈی شریف، صوبائی امیر مفتی محمد جان نعیمی، مفتی محمد غوث صابری، محمد مستقیم نورانی ودیگر نے جے یو پی کراچی کے سابق جنرل سیکریٹری محمد امین نورانی سے ان کے بڑے بھائی کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا۔

چینل بند کرنا، اخبارات کی کاپیاں جلانا آزادی صحافت پر حملہ ہے، عاطف بلو

کراچی (مصطفائی نیوز) تحریک عوام اہلسنت پاکستان کے سربراہ، ہول سیل کیمسٹ کونسل آف پاکستان کے صدر محمد عاطف حنیف بلو نے کہا ہے کہ اخبارات کو جلانا، چینلز کو بند کرنا افسوس ناک ہے۔ انہوں نے جیو ٹی وی کی نشریات بند کرنے، روزنامہ جنگ اور دی نیوز کی کاپیاں نذر آتش کرنے کی شدید مذمت کی اور اسے آزادی صحافت پر کھلا حملہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نجی ٹی وی چینلوں سے کوئی شکایت ہے تو دھمکی، جلاؤ گھیراؤ اور میڈیا کو ہراساں کرنے کے بجائے جمہوری انداز میں اپنا موقف پیش کرنا چاہئے۔

دعوت اسلامی کے تحت متاثرین سیلاب کیلئے

امدادی کیمپ قائم

کراچی (پ ر) دعوت اسلامی نے سیلاب میں گھرے مصیبت زدہ مسلمانوں کی امداد کیلئے ملک بھر میں امدادی کیمپ قائم کردیئے ہیں اس موقع پر دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران حاجی محمد عمران عطاری نے دعوت اسلامی کے ذمہ داران سے کہا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے مسلمان ہماری امداد کے منتظر ہیں آپ اپنی کوشش تیز تر کردیں اور مصیبت میں بہن بھائیوں کی امداد کریں کیونکہ مسلمان کی دل جوئی افضل عبادت ہے۔ دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کی ہدایت پر دعوت اسلامی کا شعبہ برائے امداد سیلاب زدگان قائم کردیا گیا ہے۔ اس سلسلے کا مرکزی کیمپ دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں قائم ہے جہاں سے امدادی سامان، راشن، میڈیسن اور نقدی اکٹھی کرکے متاثرہ علاقوں میں پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مطالبات تسلیم نہ کئے تو لاہور سے اسلام آباد تک لانگ مارچ کیا جائے گا، سنی اتحاد کونسل

لاہور (نمائندہ جنگ) صاحبزادہ حاجی فضل کریم نے کہا ہے کہ اگر سنی اتحاد کونسل کے مطالبات کو تسلیم نہیں کیا گیا تو لاہور سے اسلام آباد لانگ مارچ کیا جائے گا جس میں لاکھوں افراد شرکت کریں گے اور مطالبات تسلیم ہونے تک وہاں دھرنا بھی دینا پڑا تو دیا جائے گا۔ اس بات کا اعلان انہوں نے ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے خلاف آواز بلند کرنے، تحفظ مزارات اولیاء کا عہد کرنے اور قیام امن کی کوششوں کو تیز کرنے کیلئے گزشتہ دنوں سنی اتحاد کونسل پاکستان کے زیراہتمام شہدائے سانحہ مزار داتا دربار کے موقع پر داتا دربار کے باہر منعقدہ قومی امن کانفرنس کی قیادت کرتے ہوئے کیا، امن کانفرنس میں چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے آئے ہوئے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر پیر محمد افضل قادری، حاجی محمد حنیف طیب، ثروت اعجاز قادری، پیر سید ریاض حسین شاہ، پیر سید مظہر سعید کاظمی، پیر سید محفوظ شاہ مشہدی، مفتی محمد اقبال چشتی، مولانا سردار عرفان لغاری، پیر سید محمد اقبال شاہ، صاحبزادہ سید شاہد حسین گردیزی، میاں خالد حبیب الٰہی، سید محمد حبیب عرفانی، محمد نواز کھرل، پیر سید منور شاہ، مجاہد عبدالرسول قادری، صاحبزادہ اکرم شاہ، پیر محب اللہ نوری اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ صاحبزادہ حاجی فضل کریم نے کہا کہ جب تک ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کیے جاتے، سانحہ داتا دربار کے ملزموں کو گرفتار نہیں کیا جاتا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سنی اوقاف علیحدہ بنایا جائے۔ اس موقع پر متعدد قراردادیں منظور کی گئیں جن میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ سمیت تمام عالمی برادری اور انسانی حقوق کے ادارے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لیں نیز مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کیا جائے۔ کراچی کے حالات کی خرابی میں طالبان کے خفیہ ہاتھ کارفرما ہیں۔ ایم کیو ایم، اے این پی اور پی پی پی کراچی میں قیام امن کیلئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور کراچی میں طالبانائزیشن کے خاتمے کیلئے مشترکہ حکمت عملی طے کریں۔

☆☆☆☆☆

طیارہ حادثہ تاریخ کا بدترین سانحہ اس سے سینکڑوں گھر سخت سوگ میں ڈوب گئے، خالد محمود ایڈووکیٹ

نارووال (مصطفائی نیوز) محمد یعقوب اویسی ایڈووکیٹ میڈیا ایڈوائزر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نارووال کے مطابق آج سیشن کورٹ نارووال کے احاطہ میں ہوائی طیارہ میں مارگلہ کی پہاڑیوں پر شہید ہونے والے مسلم افراد کی بخشش و مغفرت کیلئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اجتماعی دعا میں وکلاء ڈسٹرکٹ بار ججز صاحبان کے علاوہ کثیر تعداد میں سول سوسائٹی کے افراد نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نارووال چوہدری خالد محمود سندھو ایڈووکیٹ نے کہا کہ طیارہ حادثہ پاکستان کی تاریخ میں بدترین سانحہ ہے اس سانحہ سے سینکڑوں گھر سخت سوگ میں ڈوب گئے۔ میاں رفاقت علی چوہدری ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ بار نارووال نے کہا کہ اس سانحہ سے پوری قوم کو سخت افسوس ہوا ہے۔ حکومت اس سانحہ میں جاں بحق ہونے والے افراد کے ورثاء کیلئے امداد کا اعلان کرے اور ان کے بچوں کو مفت تعلیم کی سہولیات دی جائیں۔ دعا کے موقع پر ایڈیشنل سیشن جج شاہ خاں فقیق، سینئر سول جج رانا عامر، رانا راشد علی پھلروان، محمد مزمل موسیٰ اور رائے محمد خان کھرل سول جج بھی موجود تھے۔ آج ڈسٹرکٹ بار نارووال نے اس سانحہ پر یوم سوگ بھی منایا۔

مفتی غلام محمد سیالوی پر حملہ فرقہ واریت پھیلانے کی سازش ہے، سنی اتحاد کونسل

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی اتحاد کونسل کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ مفتی غلام محمد سیالوی پر دوران نماز گرنیڈ بم سے حملہ اہلسنت کو امن کی راہ سے ہٹانے کی سازش ہے، کراچی میں زمین پر قبضے، بھتہ خوری اور لوٹ مار کی بنا پر جو قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے اس کا رخ فرقہ واریت کی طرف موڑنے کیلئے اہلسنت کے دینی ادارہ جامعہ رضویہ شمس العلوم کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار دارالعلوم امجدیہ میں سیکریٹری جنرل حاجی محمد حنیف طیب کی زیرصدارت اجلاس میں کیا گیا۔ اجلاس میں علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی، مفتی غلام محمد سیالوی، ڈاکٹر فریدالدین قادری، ریحان امجد نعمانی، شاہد غوری، طارق محبوب، پروفیسر غلام عباس قادری، مولانا اشرف گورمانی، ڈاکٹر نوراحمد جامعی، مفتی محمد نعیم قادری، مفتی غلام مرتضیٰ مہروی، مولانا عبدالحفیظ معارفی، الحاج محمد رفیع، شبیر احمد قاضی، احمد رضا طیب، عاطف حنیف بلو، مولانا محمد رفیق عباسی، محمد نوید عباسی، حنیف اللہ والا، مولانا شاہدین اشرفی، مولانا انعام المصطفیٰ اعظمی نے شرکت کی۔

تقویٰ انسان کو حرام و ناجائز کاموں سے بچاتا ہے، مولانا عمران عطاری

کراچی (مصطفائی نیوز) تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیرسیاسی تحریک دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری نے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ ہونے والے تاجر اجتماع سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بزرگان دین شبہ والے مال کو بھی استعمال نہ فرماتے بلکہ اس کو راہ خدا عزوجل میں خیرات کردیتے اس کی بنیادی وجہ تقویٰ و پرہیزگاری تھی کیونکہ تقویٰ کی بدولت انسان حرام و ناجائز کاموں سے بچتا ہے جبکہ آج ہم میں سے تقویٰ ختم ہوتا جارہا ہے اب صرف کتابوں میں ہی ہم ان واقعات کو پڑھتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اسلاف عیب دکھا کر اپنا مال بیچتے تھے اور آج ہم اپنا مال عیب چھپا کر بیچتے ہیں افسوس لوگ جان بوجھ کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دیتے ہیں یاد رکھیں کہ عیب چھپا کر مال تو بک جاتا ہے مگر گاہک کا اعتماد اٹھ جاتا ہے اور وہ آئندہ کبھی اس دکان پر خریداری کرنے نہیں آتا جبکہ عیب بیان کر کے مال بیچنے سے گاہک کو شکایت بھی نہیں ہوتی اور روزی بھی حلال ہوجاتی ہے اور گاہک کا اعتماد بھی بحال رہتا ہے' نگران شوریٰ نے فرمایا کہ جو شخص حرام و شبہ والی چیزوں سے بچتا ہے اس کا دین و ایمان سلامت رہتا ہے یاد رکھیں اللہ عزوجل متقی لوگوں کے ساتھ ہے' ہمیں چاہئے کہ ہم وہ کاروبار کریں جو شریعت کے مطابق ہو' نگران شوریٰ نے فرمایا کہ آج ہماری یہ کیفیت ہوچکی ہے کہ ہمارا یقین اللہ عزوجل کے بجائے جھوٹ' بے ایمانی اور خیانت پر ہوگیا ہے کہ جھوٹ اور خیانت کر کے روزی ملے گی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ چاہئے تو ہزاروں ضرورتیں چند روپوں سے پوری کردے اور نہ چاہے تو لاکھوں روپوں سے بھی چند ضرورتیں پوری نہ کرے۔

اظہار تعزیت

عبدالمجید موسیٰ سابق مرکزی سیکریٹری جنرل اے ٹی آئی کے والد گرامی گزشتہ دنوں مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے ہیں۔ اور ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

''ادارہ مصطفائی نیوز''

WWW.NAFSEISLAM.COM

گناہوں سے توبہ، نیکی سے رغبت مومن کی شان ہے، علامہ شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ توبہ رب العالمین کی عطا کردہ مہلت مومن کیلئے عظیم نعمت ہے تاکہ انسان گناہوں اور نافرمانیوں سے بچنے کا عزم محکم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت گناہوں سے بڑھ کر ہے اللہ توبہ کرنے والے سے خوش ہوتا ہے، ترک گناہ اور نیکی سے رغبت مومن کی شان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے گناہوں سے توبہ کرنے پر گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے شب برات کے موقع پر میمن مسجد مصلح الدین گارڈن (کھوڑی گارڈن) میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ دریں اثناء جماعت اہلسنت پاکستان کے تحت ملک بھر کی طرح کراچی میں بھی پندرھویں شعبان المعظم شب برات نہایت عقیدت واحترام اور مذہبی جوش و جذبے کے ساتھ منائی گئی۔ اجتماعات سے مولانا ابرار احمد رحمانی، علامہ خلیل الرحمٰن چشتی، پروفیسر ڈاکٹر غلام عباس قادری، علامہ محمد اکرم سعیدی، مولانا محمد ناصر خان قادری، علامہ کامران قادری، مفتی محمد بخش تونسوی، علامہ شاہ عبدالحق قادری، مفتی اقبال سعیدی، علامہ سید راشد علی قادری، مولانا عمران جہانداد نقشبندی، مولانا عباس رضا البارودی، مولانا شوکت حسین سیالوی، مولانا عبدالحفیظ معارفی، مفتی سید احمد علی شاہ سیفی، مولانا عباس علی قادری، مولانا تسیم احمد صدیقی، مولانا الطاف امجدی، مولانا ظہور سعیدی، مولانا محب الرحمٰن محمدی، مولانا عاشق حسین سعیدی، مولانا عقیل نقشبندی، حافظ ارشاد احمد قادری، علامہ یونس شاکر القادری نے خطابات میں پندرھویں شعبان المعظم کو شب برات کے فضائل بیان کرتے ہوئے کہا کہ شب برات بندوں پر رب العالمین کی خاص عنایت و رحمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ امت مصطفیٰ کی امتیازی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شب برات میں بخشش و مغفرت کا موقع دیا تاکہ بندہ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے اور اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلے جبکہ شہر بھر کی مساجد میں بعد نماز مغرب چھ خصوصی نوافل ادا کئے گئے، اللہ تعالیٰ کے حضور گناہوں سے توبہ، بخشش و مغفرت، سلامتی ایمان، رزق کی کشادگی، آفات و بلیات، مصیبت محتاجی، تنگ دستی، صحت و عافیت، درازی عمر سمیت عالم اسلام پاکستان کی سلامتی کیلئے خصوصی دعائیں کیں گئیں۔ بعد نماز عشاء علمائے کرام نے شب برات کے فضائل بیان کئے، عبادات الٰہی، توبہ استغفار، شب بیداری، صلوٰۃ تسبیح، محافل ذکر و اذکار، قصیدہ بردہ شریف، درود شریف اور خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔ لاکھوں زائرین حضور رحمت دو عالم ﷺ کی عظیم سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے مرحومین کے ایصال ثواب فاتحہ خوانی اور زیارت قبور کیلئے قبرستان گئے۔ جبکہ 15 شعبان المعظم شب برات کو شہداء سانحہ داتا دربار اور سانحہ نشتر پارک کیلئے فاتحہ خوانی مغفرت اور درجات کی بلندی اور ملکی سلامتی کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

☆☆☆☆☆

لعل شہباز قلندر علیہ الرحمہ نے اپنی تعلیمات سے محبت اخلاقیات وسلامتی کا درس دیا، گورنر سندھ

کراچی (مصطفائی نیوز) گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان نے کہا ہے کہ حضرت لعل شہباز قلندر علیہ الرحمہ نے اپنی تعلیمات سے محبت، اخلاقیات، امن وسلامتی کا درس دیا۔ حضرت لعل شہباز قلندر کے عرس کے موقع پر اپنے پیغام میں گورنر نے کہا کہ سرزمین سندھ کی تاریخ اعلیٰ اقدار اور تہذیب و تمدن اور روحانی فیض کی شمعیں جلانے والوں سے روشن ہے۔ انہوں نے کہا حضرت شہباز قلندر ان میں ایک نمایاں اور روشن مینار ہیں۔ گورنر ڈاکٹر عشرت العباد خان نے کہا کہ آج ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ حضرت لعل شہباز قلندر علیہ الرحمہ کے دیئے گئے درس اور فیض سے نہ صرف خود اپنے آپ کو آراستہ کریں۔ بلکہ پوری دنیا کو اس فکر سے روشناس کرائیں، جس کو برسوں پہلے حضرت لعل شہباز قلندر علیہ الرحمہ نے عام کیا تھا۔ انہوں نے کہا حضرت لعل شہباز قلندر کے فیض سے اکتساب حاصل کر کے انسانی معاشرے میں ظلم و ستم کی بجائے امن و آشتی، صلح وصفائی اور بھائی چارے کا دور ہوگا۔

☆☆☆☆

ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کی عدالتی کمیشن سے تحقیقات کرائی جائے، ثروت قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے سربراہ محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ کراچی میں گذشتہ ایک سال کے دوران ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کی آزاد اور خودمختار اعلیٰ عدالتی کمیشن سے تحقیقات کرائی جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکز اہلسنت پر اورنگی ٹاؤن سے آئے ہوئے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ بے گناہ عوام کا خون بہانے اور ان کی املاک کو نذر آتش کرنے والے دہشت گرد آزاد گھوم رہے ہیں اور حکمرانوں کو عوام کی جان و مال کی کوئی پروا نہیں ہے۔ اہل کراچی کو بے یارومددگار چھوڑ دیا گیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ شہر کا امن خراب کرنے والوں کو گرفتار کرکے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ اور قانون کے مطابق سزا دی جائے۔

☆☆☆☆

حکمرانوں کی خودغرضی کی وجہ سے رسوائی کا سامنا ہے، شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے امیر شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ ارباب اقتدار کی خودغرضی، بے حسی کے باعث پاکستان کو دنیا بھر میں ذلت ورسوائی کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا المیہ یہ ہے کہ حکمران اللہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے کفار کے سامنے دست سوال دراز کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو حکمران عوام کی جان و مال عزت وآبرو کی حفاظت نہیں کرسکتے اور مسائل و مصائب میں قوم کو چھوڑ کر سیر و تفریح کرنے چلے جائیں، انہیں حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی ادارہ اہلسنت و جماعت دارالعلوم انوار القادریہ رضویہ جمشید روڈ نمبر 3 میں منعقدہ جلسہ دستار فضیلت سے خطاب میں کیا۔ تقریب میں مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی، علامہ ابرار احمد رحمانی انجمن انوار قادریہ کے چیئرمین مولانا محمد الطاف قادری نے بھی خطاب کیا۔ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کہا کہ آفات ومصائب کا تسلسل اور معاشی بدحالی میں مسلسل اضافہ نااہل حکمرانوں اور ملک وقوم میں ظلم وناانصافی، کرپشن، اخلاق بگاڑ، بدعنوانی، عریانی وفحاشی کی سزا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ تمام تر مسائل حل کرنے کے لئے پاکستان میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ ضروری ہے۔ جب تک ہم نظام مصطفیٰ کا نفاذ نہیں کریں گے روز بروز ہمارے مسائل بڑھتے ہیں رہیں گے اس موقع پر اہل سنت کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی کے شیخ الحدیث مفتی اسماعیل ضیائی نے کہا کہ اسلامی تعلیمات کی حقیقی روح سے دور ہو کر آج کا مسلمان مسائل ومشکلات میں مبتلا ہو گیا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی زندگی کو اللہ اور رسول اللہ کے بتائے ہوئے طریقے پر گزاریں اور دنیا وآخرت میں کامیابی، فلاح ونجات کے لئے اپنی تربیت اصلاح اور محاسبہ کریں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

نارووال۔۔۔سنی اتحاد کونسل ضلع نارووال کے زیر اہتمام "تحفظ مزارات اولیاء کانفرنس" سے علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی، علامہ محمد اشرف ماگوی، مولانا محمد شریف ساقی، محمد طیب میر ایڈووکیٹ، محمد یعقوب اویسی ایڈووکیٹ اور حافظ محمد قذافی بٹ خطاب کر رہے ہیں۔

انجمن طلباء اسلام کی قومی یکجہتی کانفرنس کے موقع پر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی، یعقوب قادری، احمد عبدالشکور، نومنتخب صدر اے ٹی آئی حافظ کاشف رضا، سیکریٹری جنرل نوید بٹ، اور سابق صدر سید جواد الحسن کاظمی خطاب کر رہے ہیں۔

داتا دربار" قومی امن کانفرنس کے موقع پر شرکاء ہاتھ اٹھا کر ایک قرارداد کی منظوری دے رہے ہیں۔ جبکہ دوسری تصویر میں اس بدترین دہشت گردی کے خلاف مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔

جامعۃ الاسلامیۃ الحنفیہ کی سالانہ تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر علامہ شاہ عبدالحق قادری، حاجی حنیف طیب، علامہ ابرار احمد رحمانی، محمد الطاف قادری اور دیگر خطاب کر رہے ہیں۔

قیامت خیز سیلاب سے متاثرہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں

مصطفائی رضا کاروں کی

امدادی سرگرمیاں

رپورٹ: خواجہ صفدر امین، ریلیف کوآرڈینیٹر

حالیہ بارشوں نے جہاں سارے پاکستان میں ہنگامی صورتحال پیدا کر دی ہے وہاں خیبر پختونخواہ میں بھی سیلاب نے قیامت خیز تباہی مچائی ہے۔28 جولائی سے شروع ہونے والی بارشوں نے سابقہ سارے ریکارڈ توڑ دیئے۔اس سیلاب سے لاکھوں خاندان متاثر ہوئے۔

نوشہرہ، چارسدہ، سوات، مردان، صوابی اور پشاور میں 95 فیصد سے زائد رقبے پر کھڑی فصلیں، باغات، اور خوراک کے ذخیرے تباہ ہو گئے۔دریاؤں کے کنارے سینکڑوں دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ان بارشوں سے پورے صوبے میں 1500 سے زائد افراد شہید ہوئے۔19 ہزار مکانات منہدم ہوئے۔سیلابی ریلے میں 200 سے زائد رابطہ سڑکیں اور 19 مین پل بہہ گئے۔سینکڑوں تعلیمی ادارے، ہسپتال سیلاب سے متاثر ہوئے۔

سیلاب کی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کی ہنگامی ریلیف کمیٹی نے صوبے میں فوری امدادی سرگرمیاں شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔المصطفیٰ پنجاب کے چیئرمین محمد طاہر انجم شیخ نے خواجہ صفدر امین کو ریلیف کوآرڈینیٹر نامزد کر کے فوری طور پر پشاور کیمپ آفس قائم کی ہدایت کی۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی نے پشاور میں مصطفائی رضا کاروں سے فوری رابطے کے بعد متاثرہ خاندانوں کو تیار کھانے کی فوری فراہمی کیلئے "مصطفائی لنگر" کے آغاز کا فیصلہ کیا۔اس حوالے سے المصطفیٰ لاہور نے محمد ساجد اور احمد یوسف کے تعاون سے فوری طور پر 5500 کلوگرام چاول، منصور صاحب اور شعیب صاحب نے 400 کلوگرام مصالحہ جات، اور کراچی سے محمد زبیر اشرفی صاحب نے 1000 کلوگرام لوبیہ دال۔المصطفیٰ ٹرسٹ لاہور کی طرف سے 700 کلوگرام گھی پشاور روانہ کر دیا۔المصطفیٰ پشاور کے ذمہ داران نے سروے کے بعد 4 اگست 2010 سے گل بہار، پشاور، میں مصطفائی لنگر کا آغاز کر دیا۔اس لنگر میں صبح و شام 2000 سے زاہد افراد کیلئے کھانا تیار کیا جا رہا ہے۔یہ کھانا پیکٹوں میں بند کر کے المصطفیٰ ایمبولینس سروس کی گاڑیوں کے ذریعے متاثر خاندانوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

لنگر کی تقسیم کیلئے سروے کمیٹیاں متاثرہ علاقوں کے دورے کے بعد کھانے کی تقسیم کیلئے فیصلہ کرتی ہیں۔مین روڈ سے دور ایسے دیہی علاقوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جہاں دیگر افراد نہیں پہنچ پاتے۔اس حوالے سے موٹر وے پر پناہ لینے والے متاثرین کے علاوہ سردار شاہ عالم برج، نستہ، چھکنی، چارسدہ، روز، داود زئی میں مصطفائی لنگر تقسیم کیا جا رہا ہے۔

مصطفائی لنگر کیلئے المصطفیٰ شیخوپورہ نے 35 من سے زائد اشیائے خورد و نوش روانہ کی۔اسی طرح المصطفیٰ فیصل آباد سے صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری نے 600 کلوگرام سے زاہد گھی کے عطیہ کا انتظام کرایا ہے۔یہ مصطفائی لنگر ماہ رمضان المبارک میں بھی جاری رہے گا۔

مصطفائی تندور

بحرین، سوات،

حالیہ سیلاب سے ضلع سوات میں بھی قیامت خیز تباہی مچائی۔بحرین میں مختلف، تباہ حال دیہات، شیلڈ، آرین اوشا جنگل کے ہزاروں افراد نے پناہ لے رکھی ہے۔ابتدائی دنوں میں مقامی افراد نے متاثرین کیلئے خوراک کی فوری فراہمی کا بندوبست کیا لیکن تمام راستوں کی بندش کی وجہ سے متاثرین کیلئے خوراک کی شدید کمی ہو گئی۔بحرین سے مصطفائی رضا کاروں کا ایک وفد نے 12 کلومیٹر سے زائد پیدل سفر کر کے مینگورہ پہنچا انہوں نے مصطفائی سیکریٹریٹ میں ڈاکٹر حمزہ مصطفائی، میاں فاروق مصطفائی، سے رابطہ کر کے فوری امداد کیلئے اپیل کی۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی راولپنڈی نے فوری طور پر بحرین میں مصطفائی لنگر کے آغاز کیلئے آٹا، چاول مصالحہ جات کا انتظام کر کے یہ سامان مینگورہ روانہ کیا۔بحرین میں راجہ محمد راجو، عمر ہادی، افضل قادری، عطاء الرحمٰن چشتی، کی نگرانی میں متاثرین کیلئے مصطفائی تندور کا آغاز کر دیا گیا ہے۔اس لنگر سے روزانہ 700 سے زائد افراد استفادہ کر رہے ہیں۔بحرین میں مصطفائی لنگر کیلئے پشاور کے مرکزی رابطہ دفتر سے 500 کلوگرام چاول، 50 کلو مصالحہ جات، اور دیگر اشیاء بھی مینگورہ روانہ کی جا چکی ہیں۔

ان مصطفائی لنگر کے جاری اخراجات کے لئے المصطفیٰ ٹرسٹ انٹرنیشنل، مصطفائی ٹرسٹ انٹرنیشنل، اور پاکستان ویلفیئر سوسائٹی جدہ نے خصوصی تعاون کیا۔

مصطفائی رضا کاروں کی ایک متحرک ٹیم پورے عزم سے اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کی فوری ہنگامی مدد کیلئے کمربستہ ہے۔ملک بھر میں تمام مصطفائی رضا کاروں کیلئے بھی ضروری ہے کہ آئیں، فرض نبھائیں، دکھ مٹائیں اور سکھ پائیں۔

MUHAMMAD YASIN SIDDIQUI
CONSTRUCTION
Constructional Works All Type of
House And Building

Muhammad Yasin Siddiqui
Contructor
Cell:0345-2565192

پشاور، بحرین، لیہ، ملتان اور دیگر متاثرہ علاقوں میں
''مصطفائی لنگر'' کا آغاز

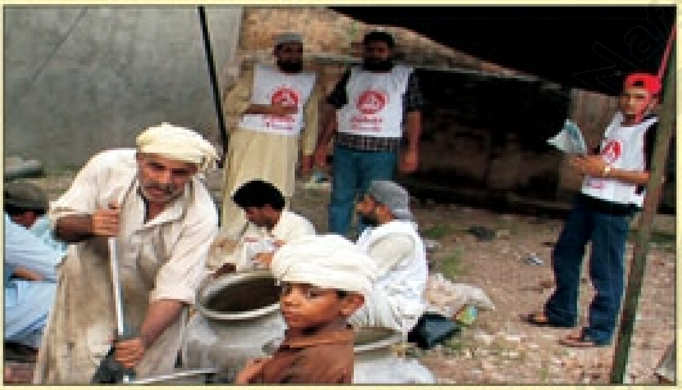

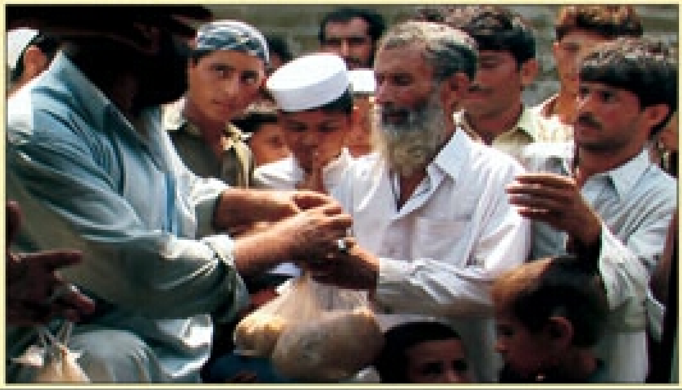

مصطفائی لنگر
کائنات ایونٹس
0521 9002959
0344 7860999

AMBULANCE

AMBULANCE

مصطفے ایمبولینس
AMBULANCE

اشیائے ضروریہ کی تقسیم

انجمن طلباء اسلام

قومی یکجہتی طلباء کانفرنس

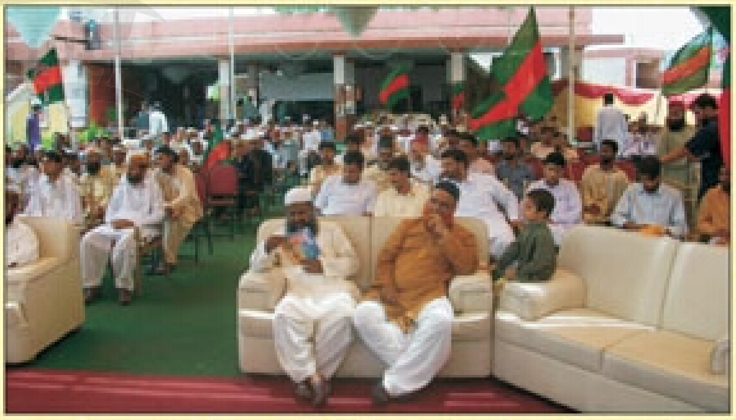

قرآن مجید کی آیات ورکوعات کی صحیح تعداد اور اہم معلومات

نوٹ: قارئین کرام! افادہ عام کیلئے اس خصوصی تحریر کی نقول تعلیمی اداروں اور آئمہ مساجد وخطباء حضرات تک پہنچائیں تاکہ غلط العام کی تصحیح ہوسکے۔

تحقیق وتحریر: سید محمد اسحٰق نقوی

بعض اوقات کچھ غلط باتیں اتنی مشہور ہو جاتی ہیں کہ عوام تو عوام خواص بھی انہیں صحیح سمجھتے ہیں۔ کچھ ایسی ہی صورت حال قرآنی آیات ورکوعات کے سلسلہ میں ہے۔ جب بھی کسی سے پوچھا جاتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات ورکوعات کی تعداد کتنی ہے تو فوراً کہتا ہے کہ آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (6666) اور رکوع 540 ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے کوئز پروگراموں میں، تحریروں اور تقریروں میں بھی بعض اوقات یہی تعداد بتائی جاتی ہے۔ بلکہ ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم کی نصابی کتب میں بھی یہی تعداد لکھی ہوتی ہے۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں اس ضمن میں ۱۳ اکتوبر 1996ء کو وزارت مذہبی امور نے اخبارات کو ایک پریس ریلیز جاری کیا جس میں جملہ ناشرین قرآن کریم، صوبائی محکمہ ہائے اوقاف اور تعلیمی وتدریسی اداروں کو ہدایت کی گئی تھی کہ حکومت پاکستان کے معیاری نسخہ قرآن حکیم مطبوعہ انجمن حمایت الاسلام کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد 6236 اور رکوعات کی تعداد 558 ہے۔ لہٰذا اسے صحیح تصور کریں اور سرکاری وغیر سرکاری دستاویزات وتحریرات میں اس صحیح تعداد کو بطور حوالہ درج کریں۔ اس وقت کسی بھی کمپنی کا مطبوعہ قرآن مجید لیں تو اس میں آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو چھتیس، اور رکوعات کی تعداد پانچ سو اٹھاون ہے۔ راقم (مدیر قلم) نے قرآن مجید کے تین نسخوں کا عملی مشاہدہ کر کے درج ذیل جدول مرتب کیا ہے۔ آیات 6236 اور رکوع 558 ہیں۔

قرآن مجید کی کل ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور چودہ سجدۂ تلاوت ہیں، تیس جز پارے ہیں۔ مکی سورتوں کی تعداد چھیاسی اور مدنی سورتوں کی تعداد اٹھائیس ہے۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت "سورۃ البقرہ" ہے اور سب سے چھوٹی سورت "الکوثر" ہے اور یہی سب سے چھوٹا رکوع ہے۔ سب سے لمبی آیت تیسرے پارے میں سورۃ البقرہ کے 29 ویں رکوع کی پہلی آیت ہے اور سب سے بڑا رکوع چھوتے پارے میں سورۂ آل عمران کا 17 واں رکوع ہے۔ آیات کے لحاظ سے بڑا رکوع 23 ویں پارے سورۂ الصّٰفّٰت میں ہے۔ اس کی 53 آیا تھیں ایک آیت کا رکوع 29 ویں پارے میں سورۂ مزمل کا دوسرا رکوع۔

رکوعات	آیات	مکی یا مدنی	نام سورت	نمبر شمار	رکوعات	آیات	مکی یا مدنی	نام سورت	نمبر شمار	رکوعات	آیات	مکی یا مدنی	نام سورۃ	نمبر شمار
2	50	مکی	المرسلات	77	8	75	مکی	الزمر	39	1	7	مکی	فاتحہ	1
2	40	مکی	النباء	78	9	85	مکی	المومن	40	40	286	مدنی	البقرہ	2
2	46	مکی	النازعات	79	6	54	مکی	حم سجدہ	41	20	200	مدنی	آل عمران	3
1	42	مکی	عبس	80	5	53	مکی	الشوریٰ	42	24	176	مدنی	النساء	4
1	29	مکی	التکویر	81	7	89	مکی	الزخرف	43	16	120	مدنی	المائدہ	5
1	19	مکی	الانفطار	82	3	59	مکی	الدخان	44	20	165	مکی	الانعام	6
1	36	مکی	المطففین	83	4	37	مکی	الجاثیہ	45	24	206	مکی	الاعراف	7
1	25	مکی	الانشقاق	84	4	35	مکی	الاحقاف	46	10	75	مدنی	الانفال	8
1	22	مکی	البروج	85	4	38	مدنی	محمد	47	16	129	مدنی	التوبہ	9
1	17	مکی	الطارق	86	4	29	مدنی	الفتح	48	11	109	مکی	یونس	10
1	19	مکی	الاعلیٰ	87	2	18	مدنی	الحجرات	49	10	123	مکی	ہود	11
1	26	مکی	الغاشیہ	88	3	45	مکی	ق	50	12	111	مکی	یوسف	12
1	30	مکی	الفجر	89	3	60	مکی	الذاریات	51	6	43	مدنی	الرعد	13
1	20	مکی	البلد	90	2	49	مکی	الطور	52	7	52	مکی	ابراہیم	14
1	15	مکی	الشمس	91	3	62	مکی	النجم	53	6	99	مکی	الحجر	15
1	21	مکی	اللیل	92	3	55	مکی	القمر	54	16	128	مکی	النحل	16
1	11	مکی	الضحیٰ	93	3	78	مدنی	الرحمٰن	55	12	111	مکی	بنی اسرائیل	17
1	8	مکی	الم نشرح	94	3	96	مکی	الواقعہ	56	12	110	مکی	الکہف	18
1	8	مکی	التین	95	4	29	مدنی	الحدید	57	6	98	مکی	مریم	19
1	19	مکی	العلق	96	3	22	مدنی	المجادلہ	58	8	135	مکی	طٰہٰ	20
1	5	مکی	القدر	97	3	24	مدنی	الحشر	59	7	112	مکی	الانبیاء	21
1	8	مدنی	البینہ	98	2	13	مدنی	الممتحنہ	60	10	10	مدنی	الحج	22
1	8	مدنی	الزلزال	99	2	14	مدنی	الصف	61	6	6	مکی	المومنون	23
1	11	مکی	العادیات	100	2	11	مدنی	الجمعہ	62	9	9	مدنی	النور	24
1	11	مکی	القارعہ	101	2	11	مدنی	المنافقون	63	6	6	مکی	الفرقان	25
1	8	مکی	التکاثر	102	2	18	مدنی	التغابن	64	11	11	مکی	الشعراء	26
1	3	مکی	العصر	103	2	12	مدنی	الطلاق	65	7	7	مکی	النمل	27
1	9	مکی	الہمزہ	104	2	12	مدنی	التحریم	66	9	9	مکی	القصص	28
1	5	مکی	الفیل	105	2	30	مکی	الملک	67	7	7	مکی	العنکبوت	29
1	4	مکی	القریش	106	2	52	مکی	القلم	68	6	6	مکی	الروم	30
1	7	مکی	الماعون	107	2	52	مکی	الحاقہ	69	4	4	مکی	لقمان	31
1	3	مکی	الکوثر	108	2	44	مکی	المعارج	70	3	3	مکی	السجدہ	32
1	6	مکی	الکافرون	109	2	28	مکی	نوح	71	9	73	مدنی	الاحزاب	33
1	3	مدنی	النصر	110	2	28	مکی	الجن	72	6	54	مکی	سباء	34
1	5	مکی	اللہب	111	2	20	مکی	المزمل	73	5	45	مکی	فاطر	35
1	4	مکی	الاخلاص	112	2	56	مکی	المدثر	74	5	83	مکی	یٰسین	36
1	5	مکی	الفلق	113	2	40	مکی	القیامہ	75	5	182	مکی	الصّٰفّٰت	37
1	6	مکی	الناس	114	2	31	مدنی	الدہر	76	5	88	مکی	ص	38

WWW.NAFSEISLAM.COM

دلیل راہ

علامہ سید ریاض حسین شاہ

خوبصورت زندگی کے رہنما اصول

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
رسول اکرم ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا:
''اللہ سے یقین اور معافات کی دعا مانگو اس لئے کہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی دوسری چیز نہیں جو کسی کو عطا ہو''

اس وقت مسلمان جن احوال سے دوچار ہیں۔ عالمی، جماعتی اور انفرادی بے چینیوں نے افراتفری مچا رکھی ہے۔ اسلام نے جس توازن، اعتدال، حسن حکمت اور جہد مسلسل کے ساتھ اپنا تفرد اور امتیاز قائم کیا تھا۔ اغیار کی سازشوں اور اپنوں کی ناعاقبت اندیشیوں نے اس کار رفعت کو تار عنکبوت کی طرح کمزور کر دیا ہے۔ ہماری قوم یقیناً عافیت کی منزل تک یقین اور اسوۂ حسنہ کی دولت حاصل کر کے پہنچ سکتی ہے۔

ایک مسلمان کی زندگی کا لائحہ عمل کیا ہو سکتا ہے۔ اسے کن اصولوں کی روشنی میں زندگی گزارنی چاہیے۔ اسے اپنی قوت نظری اور قوت عملی کی تربیت کے لئے کن مراحل سے گزرنا چاہیے۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضور انور ﷺ سے ایک چالیس نکاتی منہاج نقل کیا ہے۔ ہم سب کو خلوص دل سے ان چیزوں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو ان چالیس باتوں کو یاد کر لے وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ آپ ﷺ نے حفاظت کا لفظ استعمال فرمایا، ظاہر ہے کہ ''حفاظت'' دل میں اتار کر بھی کی جاتی ہے۔ اور ''عمل'' میں رچاؤ کے ساتھ بھی اس کی محافظت روحانی اعتبار سے زیادہ ممکن ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان تومن باللہ''

''یہ کہ تو اللہ پر ایمان لائے''

ایمان اقرار بھی ہے اور تصدیق بھی۔ اللہ کے نام کے ساتھ نیتوں کے رخ پلٹے جاسکتے ہیں۔ قلب ونظر میں ایمان کی حرارت کے ساتھ ہفت اقلیم میں انقلاب بپا کئے جاسکتے ہیں۔ کلمہ توحید کے نور کے ساتھ زندگی کے تزاقوں اور جلاپوں کی جنت کی بہاروں کے ساتھ تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے من کو نور ایمان سے غسل دے کر عرب وعجم میں اللہ کا نام پکاریں تاکہ زمین کے چپہ چپہ میں نام خدا کی گونج پڑ جائے۔

والیوم الاخر

''اور آخرت کے دن پر''

قرآن حکیم موت کے بعد ایک دوسری زندگی کا واضح تصور دیتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام بھی اسی فکر کے پرچم بردار رہے۔ عقل اور منطق بھی یہی کہتی ہے۔ بھلے لوگوں کی نیکیاں کیسے رائیگاں جاسکتی ہیں۔ ان کے لئے دار الجزاء ہونا چاہیے اور عقل خود اس نظام عدل کا راستہ بتاتی ہے۔ جہاں جرائم پا باز پرس ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے دوسرے گھر کی تیاری کا خوبصورت لائحہ عمل دیا۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''اگر قیامت کی گھڑی آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کسی پودے کی قلم ہو اور اسے اتنا وقت میسر آجائے کہ وہ اسے زمین میں لگا سکے تو اسے ضرور لگا دے کیونکہ اسے اس بھلے کام کا اجر بھی ملے گا'' آخرت پر ایمان کی روح آخرت کے لئے تیاری ہے۔

والملائکۃ

''اور فرشتوں پر''

کائنات میں صرف وہی کچھ نہیں جو آپ کو نظر آتا ہے۔ بلکہ زیادہ وہ ہے جو نظر نہیں آتا۔ اگر پیغمبر کی زبان پر یقین وتسلیم سے نظر نہ آنے والے اور زمان ومکان میں نہ سمانے والے الہ کو مان لیا تو فرشتوں پر ایمان کتنا کچھ مشکل ہے۔ یہ بات بھی ایمانیات کا اعظم حصہ ہے۔

''والکتاب''

''اور کتابوں پر''

کتابوں پر ایمان سے مراد تمام آسمانی کتابیں ہیں۔ مسلمان کی فکری اور عملی تربیت میں حسد نام کی کوئی چیز نہیں۔ وہ جیسے قرآن کو اللہ کی کتاب تسلیم کرتا ہے تمام آسمانی کتابوں پر اس کا ایمان ہوتا ہے۔ البتہ مسلمان ''قرآن حکیم'' کو مصدق اور ناسخ شرائع جانتا ہے۔ فکری ارتقا کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آخر میں نازل ہونے والی کتاب کو قطعی اور واشگاف ہو جانا جائے۔

''والنبیین''

''اور تمام انبیاء پر''

انسان ہر دم محتاج ہے کہ اس کے روحانی اور مادی مسائل کے حل کیلئے اسے کوئی کامل قائد اور رہبر میسر آئے۔ خالق کائنات نے انسان کی اسی ضرورت کو انبیاء علیہم السلام کی صورت میں پورا کیا ہے ان پر ایمان اسلامی زندگی کا اولین تقاضا ہے۔ امام الانبیاء اور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں اور اب ساری کائنات کے لئے اسوۂ حسنہ حضرت محمد ﷺ کی ذات میں ہے۔

''لقد کان لکن فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ''

''والبعث بعد الموت''

''اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر''

دنیا بڑی دلکش ہے لیکن اس سے دل لگانا حماقت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دار نا فانیہ، احوالنا عاریۃ

انفا سنا معدود و کسلنا موجورۃ

''دنیا ہماری فانی ہے، احوال ہمارے مستعار ہیں، سانسیں ہماری گنی چنی ہیں اور سستیاں ہماری موجود ہیں''

گویا آپ نے آنے والی زندگی کا احساس دلایا اور

مومنوں کی سوچ بس یہی ہے کہ موت کے بعد پھر زندہ ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔

"والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ"

''اور تقدیر پر ایمان کہ برا بھلا سب اللہ کی طرف سے ہے''

حضور انور ﷺ نے قضا وقدر میں بحث سے منع فرمایا اس کی حقیقت پر ایمان ہی اسلام کی اصل ہے۔ انسان کو اپنی عقل کا معدہ اتنا ہی وسیع رکھنا چاہیے جتنا نقاش فطرت نے تخلیق فرمایا ہے۔

"وان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ"

''اور گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

اسلام ایک دائمی تحریک ہے۔ شخصیات میں حسن فکر اور حسن عمل کے سوتے رواں کرنے کے لئے اس دین قدیم نے جو بنیاد دی ہے وہ اللہ وحدہ لاشریک کو معبود ماننا ہے اور محمد ﷺ کو اللہ کا آخری رسول تسلیم کرنا ہے۔ کتنی بدبختیاں ہیں کہ آج ہم معاشرت کے معیار مغرب میں تلاش کر رہے ہیں حالانکہ نور کا ہر جلوہ، رحمت کا ہر رنگ، کمالیت کا ہر زاویہ اور جامعیت کا ہر انداز اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو عطا کیا ہے، انہی کے ساتھ وابستگی ہماری فلاح کی ضامن ہے۔

"وتقیم الصلوٰۃ بوضوء سابغ کامل لوقتھا"

''اور یہ کہ تو نماز قائم کرے کامل وضو کے ساتھ ہر نماز کے لئے''

اسلام ایسا شجر شاداب ہے جس کے ساتھ لگنے والا ہر پھل میٹھا ہے۔ دین مبین اگرچہ انسانوں کے تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کے لئے کرنے کا داعی ہے لیکن سب سے زیادہ زور اسلام نماز کے قیام پر دیتا ہے۔ پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی اللہ کی عبادت بھی ہے اور تربیت کا اعلیٰ منہاج بھی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ ہمیں نماز قائم کرنی چاہیے۔

"و تؤتی الزکوٰۃ"

''اور یہ کہ تو زکوٰۃ ادا کرے''

اچھی معاشرت اعلیٰ اقدار کے ساتھ نشوونما پاتی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے اچھا انسان وہ ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے''۔ اسلام کی تعریف اخلاقی قدروں کے فروغ کے بغیر ممکن نہیں۔ اس نے اہل ثروت مسلمانوں کے دل میں غرباء اور مساکین کے لئے دھڑکنیں تیز کی ہیں۔ اسلام واحد دین ہے جس نے نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کو بھی فریضہ دینی قرار دیا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے خود غرضیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ اور معاشرہ مستحکم ہو سکتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس فریضہ کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔

"وتصوم رمضان"

اور رمضان کے روزے رکھے''

قرآن مجید نے مسلمانوں کی روحانی، معاشرتی اور عملی تربیت کے لئے جو نصاب دیا ہے اس میں رمضان المبارک میں روزوں کی پابندی بھی ہے۔ روزے کا مقصد اللہ تعالیٰ کا اس کی دی ہوئی نعمتوں پر عملی تشکر ہے۔ روزہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا عملی اعلان ہے۔ جس سے تسکین پیدا ہوتی ہے۔ روزہ مسلمانوں میں دوسروں کے مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ اور نفس پر گرفت مضبوط کرتا ہے۔

وتحج البیت ان کان لک مال

''اور اگر تیرے پاس مال ہے تو حج کر''

حج روحانی تربیت کا وہ اہتمام ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار فوائد رکھے ہیں۔ حج سے خدا ترسی، پاکیزگی، سادگی، تاریخ سے ارتباط، مساوات اور شعائر اللہ کی تعظیم ایسے اسباق سیکھے جا سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے عالمگیر اتحاد کے لئے حج ایک ذریعہ کا کام دے سکتا ہے۔

"وتصلی النبی عشرۃ رکعۃ فی کل یوم ولیلۃ"

اور روزانہ بارہ رکعتیں ادا کر

حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''فرض نماز کے ساتھ بارہ رکعات موکدہ سنتیں بھی ادا کرے۔ دو صبح، چار قبل ظہر اور دو بعد ظہر، دو بعد مغرب اور دو بعد عشاء''

والوتر لا تترکہ فی کل لیلۃ

''اور وتر کسی رات میں نہ چھوڑے''

وتر کی نماز ویسے بھی غفلت کا زور توڑنے والی ہوتی ہے۔ خصوصاً جب اسے رات کے پچھلے حصے میں ادا کیا جائے تو یہ استقامت کا جوہر عطا کرنے والی ہوتی ہے۔ شبانہ عبادت کا پروگرام انسان کو اندر سے مضبوط کرتا ہے۔ رات کے لطیف لمحات میں انسان کا خدا کے سامنے کھڑا ہونا، دل، آنکھ، کان ہر ایک کا اللہ ہی کی طرف یکسو کر دینا روح اور بدن دونوں کو لطیف بنا دیتا ہے۔

وتشرک باللہ شیاء

''اور اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ جان''

شرک فکر ونظر کے پیمانے توڑ دینے والا جرم عظیم ہے۔ اس کی نحوستیں انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ امید ورجا کا رخ جب ایک خالق ومالک کی دہلیز سے وابستہ نہیں رہتا تو پریشان فکری شخصیت کو بکھیر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے شرک کو ظلم عظیم قرار دیا ہے اور واقعتاً یہ جرم عظیم ہے۔

"ولا تعق والدیک"

''اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کر''

انسان دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے ماں اور باپ سے وابستگی کی خوشبو سمیٹتا ہے۔ یہ وہ میٹھے رشتے ہیں جو بغیر لالچ اور طمع کے بچوں کو نوازتے ہیں۔ نیکیوں کے سرچشموں سے جتنا اسلام آگاہ ہے کوئی اور مذہب نہیں ہو سکتا۔ ماں اور باپ دونوں بچوں کے کان میں خیر ورحمت کا رس گھولتے ہیں۔ اس لئے دین عقائد صالحہ کے بعد سب سے زیادہ حق ماں باپ کو دیتا ہے اور ان سے حسن سلوک کا درس دیتے ہوئے تلقین کرتا ہے کہ والدین کی نافرمانی ہرگز نہ جائے۔

"ولا تاکل مال الیتیم ظلما"

اور یتیم کا مال ظلم سے ہڑپ نہ کر''

حضور ﷺ خود در یتیم تھے۔ آپ اپنے بچپن ہی میں یتیمی کی تہری منزل سے گزر چکے تھے۔ دنیا جس طرح یتیموں کے حقوق پامال کر رہی تھی حضور ﷺ کے سامنے تھے۔ آپ ﷺ نے جس احسن انداز میں اس مفلوک الحال طبقہ کے حقوق متعین کئے ایک ارشاد ملاحظہ ہو:

''جس شخص نے یتیم کو کھانے پینے میں شریک کیا اور اس کا خرچہ اٹھایا تو قیامت کے دن اس کے اور آگ کے درمیان ایک پردہ حائل ہو جائے گا۔''

اور آپ نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ جس نے یتیم کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس کے لئے ہر بال کے عوض ایک نیکی ہوگی۔

"ولاتشرب الخمر"

''اور شراب نہ پی''

منشیات جس طرح گھروں اور دروں کو اجاڑتی ہیں عقل رکھنے والوں سے مخفی نہیں۔ یہ منحوس حرکت جہاں فہم ودانش کو پامال کر دیتی ہے وہاں فتنہ وفساد اور بے سکونی کی فضا جنم دیتی ہے۔ اس کی بربادیوں کی وجہ سے اسلامی شریعت نے اسے حرام قرار دے دیا ہے۔

"ولا تزن"

''اور بدکاری نہ کر''

جنسی گناہ بے برکتیوں کو جنم دیتے ہیں۔ عمر گھٹ

جاتی ہے۔جنسی اعتبار سے اندر سے کھوکھلا شخص قوت حافظہ کھو بیٹھتا ہے۔اس کے بدن میں موذی امراض پیدا ہوتے ہیں۔اخلاقی اعتبار سے بزدل انسان زندگی کی رونقوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔سب سے بڑا نقصان بدکاری آدمی کی ذہنیت گھٹیا ہو جاتی ہے۔

"ولا تحلف باللہ کاذبا"

''اور اللہ کے نام پر جھوٹی قسمیں مت کھا''

جھوٹی قسمیں کھانے والا شخص فریب خوردہ ہوتا ہے۔اور اپنی کمزوریوں کی مدافعت جھوٹی قسمیں کھا کھا کر کرنے کی لا حاصل سعی کرتا ہے۔قسم تو اعتماد پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہے جبکہ جھوٹی قسم کرنے والا شخص اعتماد سے محروم ہو جاتا ہے۔

ولا تشهد شهادة الزور

اور جھوٹی گواہی نہ دے

شہادت نظام عدل کی روح ہے۔شہادت کا قائم کرنا عدالت کو قائم رکھنے کے مترادف ہے اور شہادت کی جان صدق ہے۔قالب شہادت میں جس وقت جھوٹ گھس جائے عدل کو تباہی اور بربادی کی دیمک چاٹنے لگ جاتی ہے۔سچے مذہب ہمیشہ عدالت قائم رکھنے کی جدوجہد کرتے ہیں''اسلام'' عالمگیر صداقتوں کا پرچم بردار ہے۔اس لئے جھوٹی گواہی کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔حضور ﷺ نے جھوٹی گواہی دینے سے منع فرمایا۔سچی بات یہ ہے کہ اخلاق اور کردار کی عفت گواہیوں میں سچائی کا نور لاتا ہے۔

ولاتعمل بالھوی

''اور نفسانی خواہش پر عمل نہ کر''

انسان جبلی طور پر مادیت کا اسیر ہے۔اور اس کی طبیعت میں ظلوم وجہول ہونے کی آمیزش بھی ہے۔اگر اسے نفسانی خواہشوں کے حوالے کر دیا جائے تو یہ بام عظمت سے قعر مذلت میں پٹخ دیا جائے۔لہذا اسے سمجھایا گیا کہ وہ اپنی روحانی غذا کی تلاش میں باب نبوت کا متلاشی رہے اور ہر کام اور ہر عمل میں حضور انور ﷺ کی اطاعت کرے۔نفس چونکہ اس راہ عظیم کا حجاب ہے اس لئے اس کی خواہشیں عظمتوں کے صراط مستقیم سے انسان کو دور رکھ سکتی ہیں۔اس لئے آپ ﷺ نے نفسانی خواہشوں پر عمل پیرا ہونے سے منع فرما دیا۔

ولا تغتب اخاک المسلم

اور مسلمان بھائی کی غیبت نہ کر

عدم موجودگی میں کسی برائی کے ساتھ ذکر کرنا غیبت ہے۔اسلام اس شنیع جرم سے منع کرتا ہے۔وہ لوگ جو دوسروں کی غیبت کرتے ہیں حضور ﷺ نے اسے مردار کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا۔کسی کے برے ذکر سے اپنا ماحول گندہ کر لینا دانائی نہیں۔اسلام ستھرا دین ہے۔اور ستھرا رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

ولا تقذف المحصنہ

اور کسی باعفت وجود پر تہمت نہ لگا

حضور ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔آپ کے اوصاف کریمانہ نے اخلاق وفضائل کے بے مثال جہاں تخلیق کیا۔آپ کی تعلیمات میں کسی کو بے عفت کرنا،اس پر الزام تراشی خصوصاً جنسی بہتان حرام ہے۔جو مسلمان ہے اس مکروہ کھیل سے بچنا چاہیے۔

ولا تغل اخاک المسلم

اور اپنے مسلمان بھائی کو دھوکہ نہ دے''

دھوکہ،فریب اور نوسربازی مکروہ چیز ہے۔یہ کسی بھی انسان کے ساتھ ٹھیک نہیں چہ جائیکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دھوکہ دے۔''غل'' کینہ رکھنے کو بھی کہتے ہیں۔ہر مسلمان کے لئے صاف ہونا چاہیے۔طہارت نفس بہت بڑی دولت ہے۔

ولا تلعب

''اور لہو ولعب میں مشغول نہ ہو''

ایسا کھیل جو بندے کو اللہ تعالی کے ذکر سے غافل کر دے۔اس کی زندگی کے مقصد سے اسے دور کر دے وہ لہو ولعب ہے۔مسلمان اللہ تعالی کے نظام کو مصروف مشغول اور پر خلوص خادم ہوتا ہے۔اس لئے اسے اپنا وقت دھیان سے استعمال کرنا چاہیے۔وقت کے لمحے جو شخص گیندوں کے پکڑنے چھوڑنے پر صرف کر دیتا ہے کتنی بے سود تجارت کرنے والا ہے۔وقت کو بچایئے،بچایئے اور بامقصد کاموں میں صرف کیجئے۔

ولا تلہ مع الاھین

اور تماشہ بین لوگوں میں گھل مل کر غافل نہ ہو

اسلام دین فطرت ہے اس میں عالمگیر ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔اس میں ٹھہراؤ نہیں،اگر اسلام کی منزل کا مسافر حالت سفر میں تماشے دیکھنے لگ جائے یا خود تماشہ بن جائے۔دین مبین کا کتنا نقصان ہے سوائے غفلت زیب نہیں دیتی۔

ولا تقل للقصیر یا قصیر ترید بذالک عیبہ

''اور کسی چھوٹے قد کے آدمی کو ٹھگنا مت کہہ''

الفاظ بارش کے شفاف قطروں کی طرح برستے ہیں۔انہیں گندی ترتیب اور ترکیب سے گدلا نہیں کرنا چاہیے۔یہ پھول اور موتی رہنے چاہئیں۔چاقو،ٹوکے اور تلواریں بن کر کسی کو کاٹنا نہیں چاہیے۔حضور ﷺ کی تعلیمات کتنی خوبصورت ہیں کسی کو ٹھگنا مت کہو۔

ولا تسخر باحد من الناس

اور کسی کا مذاق مت اڑاؤ

دوسروں کا مذاق اڑانا،استہزا اور تمسخر ایسی گندی عادات کا سرچشمہ خود کو دوسروں سے برتر سمجھنے کا احساس ہے۔تکبر وغرور انسانی اخلاق میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔بہتری اس میں ہے کہ برتری کا معیار تقوٰی ہی سمجھائے۔اور یہ سب کچھ حسن نیت اور دل کی پاکیزگی سے ممکن ہے۔

ولا تمش بالنمیمۃ بین الاخوین

اور مسلمان بھائیوں میں چغل خوری نہ کرو

لگائی بجھائی کرنا انتہائی مذموم حرکت ہے۔قرآن مجید نے اس عمل کو برباد کرنے والا بتایا ہے۔وہ لوگ جو شخصیتوں کو پامال کرنے کے لئے چغل خوری ایسے عمل میں مبتلا ہوتے ہیں وہ دراصل اسلامی معاشرے کی بنیادیں کھوکھلی کرتے ہیں۔اور یہ انتہائی مکروہ کام ہے۔

واشکر اللہ تعالیٰ علی نعمۃ

اور اللہ تعالی کی نعمتوں پر شکر ادا کر

دنیا کے تمام مذاہب کا مرکز ومحور یہی ہے کہ انسان اپنے خالق کے ساتھ بندگی کا تعلق استوار کرے۔اسلام کے سوا ہر جگہ بندگی کے تصورات ہی کو بدل دیا گیا ہے۔اسلام میں عبادت کی روح اللہ کا ذکر اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا ہے۔اہل صفاہ ہمیشہ اخلاق کے ساتھ اللہ کے سامنے سرافگندہ رہتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ زندگی کے اعلیٰ معیارات تک رسائی کے لئے اللہ کا شکر گزار ہونا ضروری ہے۔

واصبر علی البلاء والمصیبۃ

مصیبت اور امتحان میں صبر کر

صبر انسان کی روحانی دولت ہے۔یہ وہ باطنی گرفت ہے جس سے انسان مسائل اور مصائب کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوتا ہے۔خواجہ غریب نواز کا قول ہے:

''اعلیٰ روحانی درجات صبر سے ہی ممکن ہوتے ہیں''

ولا تامن من عقاب اللہ

''اور اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو''

اللہ سے ڈرنے والا بندہ ہی عبادت کی معراج پاتا ہے۔خشیت اور خوف خدا قرب الہیہ کے حقیقی وسائل ہیں۔سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو کسی نے حرم میں گڑگڑا کر روتے دیکھا عرض کی کہ آپ اولیاء کے امام ہیں اور اس قدر الحاح اور خوف

سے لرزے جارہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''میں جبار السموت سے کیوں نہ ڈروں کل اس کے سامنے ایک ایک عمل کا حساب ہوگا''

ولا تقطع اقربائک

اور رشتہ داروں سے قطع نہ کر

اسلام دین مبین ہے اس نے صرف عبادت کے طور طریقے ہی نہیں سکھائے بلکہ دنیا کو حسنہ بنانے کے وسائل بھی دیئے۔ وہ معاشرہ امن اور سکون کا ضامن کبھی نہیں ہوسکتا جس میں رشتوں کو رشتے نہ سمجھا جائے۔ آپ ﷺ نے معاشرتی استحکام کے لئے ہر رشتہ دار کے حقوق ادا کرنے کا سبق دیا ان سے حسن سلوک کا رویہ تلقین کیا۔ بزرگوں کا ادب سکھایا اسلام کا یہی حسن کسی اور مذہب میں نہیں تلاش کیا جاسکتا۔

وصلهم

''اور ان سے صلہ رحمی کر''

حسن سلوک کی کوئی ایک جہت نہیں۔ مالی ایثار، اخلاقی حسن کا برتاؤ اور آداب کا بجالانا صلہ رحمی میں مدد دے سکتے ہیں۔ کسی کی دل شکنی نہ کی جائے اور ایذا سے دامن بچایا جائے اور دوسروں کی باتیں برداشت کرنے کی عادت اپنائی جائے تو صلہ رحمی کی منزل پر پہنچا جاسکتا ہے۔

ولا تلعن احدا من خلق الله

''اور مخلوق میں سے کسی پر لعنت نہ کر''

لعنت کا مطلب ہوتا ہے ہر رحمت سے دوری۔ حضور ﷺ کی امت کا فریضہ ہے کہ وہ لوگوں کو رحمت سے قریب کریں اس کے لئے لعنت کرنے کے رویے سے مقصد حاصل نہ ہوگا۔ بددعائیں دینا بے قابو انسانی کی نشانی ہوتی ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

واكثر من التسبيح والتكبير والتهليل

''اور سبحان الله، الله اکبر، لا اله الا الله کا ورد کثرت سے کر''

ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا حضور ﷺ کی عادت مبارکہ تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں حضور ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے۔''

ولا تدع حضور الجمعة والعيدين

اور جمعہ اور عیدین میں حاضری نہ چھوڑ

اسلام معاشرہ میں اجتماعیت پیدا کرتا ہے وہ امور جن سے انسان انسان سے جدا ہو دین مبین ان کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ دینی اجتماعات میں حاضریاں صالحین کی زیارت کا سبب بنتی ہیں۔ اور انسان دوسروں کے مسائل سے آگاہ ہوسکتا ہے۔ اور یقیناً جمعہ کی ادائیگی قرب الٰہیہ کا ذریعہ بنتی ہے۔

واعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطئک لم یکن لیصیبک

''اور اس بات کا یقین رکھ کہ جو تکلیف اور راحت تجھے پہنچی وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح بھی پہنچنے والا نہ تھا''۔

آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر یقین رکھنے کی تلقین کی، ہر تکلیف اور راحت جو کسی کو پہنچتی ہے وہ مقدر میں ہوتی ہے۔

چالیسویں چیز حضور ﷺ نے فرمائی:

ولا تدع قراءة القرآن علی کل حال

''اور قرآن مجید کی تلاوت کسی حالت میں بھی ترک نہ کر''

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جو یہ چالیس باتیں یاد کرے اس کا ثواب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کا حشر انبیاء اور علماء کے ساتھ فرمائے گا۔

اے اللہ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کا نور مسلمانوں کی زندگی میں غالب فرمادے۔

Developing a Confident Muslim Youth
ACADEMY OF ISLAMIC AND MODERN STUDIES
A.I.M.S.
To Develop A Confident Muslim Youth

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

A.I.M.S.
اکیڈمی آف اسلامک اینڈ ماڈرن اسٹڈیز
Academy of Islamic and Modern Studies
Montessori to O' Level / Matric
مع تحفیظ القرآن الکریم / ناظرہ

پری جونیئر سیکشن
Play Way اور Montessori Method کی خصوصیات کو یکجا کرکے اسلامی اقدار اور ماحول کے مطابق Activity Based Learning Method کے ذریعہ 2.5 سے 5.5 سال کے بچوں اور بچیوں کے لئے خصوصی تعلیمی پروگرام۔

جونیئر سیکشن
بچوں اور بچیوں کے لئے حفظ، ناظرہ اور Practical اسلامی تعلیمات کے ساتھ کیمبرج نظام تعلیم۔

فاسٹ حفظ سیکشن
Fast Track حفظ میں داخلہ 1 تا 2 سال کی قلیل مدت میں تکمیل حفظ القرآن اور پھر Rapid Classes کے ذریعے عمری مناسبت سے کیمبرج نظام تعلیم۔

سہولیات
- Mini Zoo

اپنے بچوں اور بچیوں کو دنیاوی کامیابی کے ساتھ ساتھ آخروی کامیابی کے لئے صحیح اسلامی اقدار سے روشناس کرائیے۔
مقاصد

RAFIQUA NIAZI
Campus - II
Montessori, Prep. Junior, Prep. Senior
Grade I to Grade IV
with Hifz / Nazra

MUSTAFA RAZA
Campus - III
Montessori, Prep. Junior, Prep. Senior with Quaida.

QARI MUSLIHUDDIN
Campus - I
Boys I-A | Girls I-B
Grade I to Grade VIII
with Hifz / Nazra

اوقات کار: 8:30 تا 1:00 بجے
(جمعہ اور اتوار تعطیل)

AIMS House, C-199/41 Block 14, Near Dar-ul-Sehat Hospital, Gulistan-e-Jauher, Karachi. Ph: 021-4018591-2 0321-2630336

AIMS House, A-10, Street # 1, Cosmopolitan Society, Near Mazar-e-Quaid, Karachi. Ph: 021-4922743-7059 0321-2447368, E-mail: aimsschool@cyber.net.pk

نارووال کے مسائل

محمد یعقوب اویسی ایڈووکیٹ
میڈیا ایڈوائزر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نارووال

نارووال یکم جولائی 1991ء کو ضلع بنا۔ تقریباً 19 سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی ضلع نارووال کی عوام کئی سہولتوں سے محروم ہیں۔ اس عرصہ کے دوران نارووال سے تعلق رکھنے والے سیاستدان وفاقی وصوبائی وزیر بھی رہے لیکن عوامی مسائل ومشکلات کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ نارووال سے چوہدری نصیر احمد خاں وفاقی وزیر صحت، چوہدری دانیال عزیز چیئرمین قومی تعمیر نو، بیگم رفعت جاوید، ڈاکٹر طاہر علی جاوید صوبائی وزیر صحت، سید سعید الحسن شاہ صوبائی وزیر اوقاف مختلف ادوار میں صاحب اقتدار رہے لیکن انہوں نے نارووال کی عوام سے ووٹ حاصل کر کے اقتدار میں آ کر ان کے مسائل کو یکسر پس پشت ڈال دیا۔

قارئین! مصطفائی نیوز کی وساطت سے میں حکام بالا کی توجہ ان مسائل کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ہر ضلع میں پاسپورٹ آفس قائم ہوتا ہے لیکن 19 سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی نارووال کے عوام پاسپورٹ کی سہولت سے محروم ہیں۔ انہیں اب بھی پاسپورٹ کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ حالانکہ یہ نارووال کے سابق مذکورہ وزراء کیلئے اتنا مشکل کام نہیں تھا۔ نارووال کی سڑکیں اتنی خراب اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جنہیں دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اتنے کھڈے اور گڑھے ہیں کہ پیدل، موٹر سائیکل و دیگر لوگوں کے کپڑے دوران آمد ورفت گرد آلودہ ہو جاتے ہیں۔ محکمہ ہائی وے اور بلدیہ کی اس قدر بے حسی ہے کہ وہ کھڈوں میں بجری ڈالنے کی بجائے مٹی ڈالتے ہیں اور گاڑیوں کی آمد ورفت سے وہ اڑتی ہے جس سے سڑکوں کے قریب لوگوں کی کوٹھیوں اور مکانات کا حسن تباہ و برباد ہو کر رہ گیا ہے اور محکمہ بلدیہ بھی نہ تو سڑکوں کی صفائی کرتے ہیں اور نہ ہی پانی کا چھڑکاؤ کرتے ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔ صفائی کی اتنی ناقص صورت حال کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

نارووال شہر کے مقامی خواجہ محمد وسیم بٹ دو مرتبہ تحصیل ناظم رہ چکے ہیں لیکن گلیوں کی حالت بھی بہتر نہیں ہو سکی محلہ رسولنگر نارووال کی گلیاں اس قدر گندی اور خراب ہیں کہ ان سے پیدل گزرنا بھی مشکل ہے۔ مرکز اویسیاں نارووال جہاں جمعہ کی ادائیگی بھی ہوتی ہے وہاں قرب وجوار سے لوگ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتے ہیں لیکن اہل محلہ کے کئی بار کہنے پر بھی سابق تحصیل ناظم نارووال نے گلیاں پختہ نہ کروائی ہیں اور نہ ہی نالیوں کی صفائی کا اہتمام ہوتا ہے۔ نارووال میں اینٹی کرپشن کورٹ کا قیام بھی نہ ہے لوگ مقدمات کا سامنا کرنے کیلئے گوجرانوالہ جاتے ہیں۔ اہالیان نارووال کا وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور چیف جسٹس ہائیکورٹ خواجہ محمد شریف سے مطالبہ ہے کہ نارووال ضلع میں پاسپورٹ آفس، نادرا آفس، اینٹی کرپشن کورٹ اور کنزیومر کورٹ کا قیام عمل میں لایا جائے تا کہ لوگ دور دراز کا سفر طے کرنے سے محفوظ رہ سکیں اور اپنے مسائل اپنے ضلع میں حل کرنے کے قابل ہو سکیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نارووال کی سڑکوں وگلیوں کی تعمیر نو کیلئے خطیر فنڈ دینے کا اعلان کریں۔ بے روزگاری جیسے پاکستان کا ایک مستقل مسئلہ ہے۔ نارووال ایک پسماندہ ہونے کی وجہ سے بے روزگاری میں بھی آگے ہے۔ بے روزگاری کے خاتمے کیلئے انڈسٹریز کا قیام بہت ضروری ہے۔ نارووال میں چند ایک انڈسٹریز ہیں جو نارووال کی پسماندگی، بے روزگاری دور کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اگر حکومت ضلع نارووال میں مختلف صنعتوں کا قیام یقینی بنائے تو نارووال سے 80% بے روزگاری وغربت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ نارووال کے سیاستدان بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہے۔ اگر نارووال کے سیاستدان مخلص طریقے سے کام کرتے تو آج نارووال ایک ماڈل ضلع ہوتا۔ سرکاری ہسپتال میں بھی مریضوں کو کماحقہ سہولیات میسر نہ ہیں۔ اکثر مریضوں کو لاہور ریفر کر دیا جاتا ہے جبکہ کافی Serious مریض راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں جدید مشینری کی دستیابی اور سہولتوں کی فراہمی بھی عوام نارووال کیلئے ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ڈسٹرکٹ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر خلیل احمد چوہدری نہایت دیانتدار ہیں جس کی وجہ سے اب ہسپتال کی کارکردگی قدرے بہتر ہے۔

نارووال امن کے حوالے سے بھی اپنی مثال آپ ہے۔ تمام مذاہب ومسالک میں اخوت ومحبت اور رواداری کی فضا قائم ہے۔ جس کا سہرا معروف عالم دین تحریک اویسیہ پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی چیف کوارڈینیٹر بین المذاہب امن کمیٹی پنجاب وضلعی صدر سنی اتحاد کونسل ضلع نارووال کے سر ہے۔ جن کی شبانہ روز کاوشوں سے ضلع نارووال ایک امن کی بستی ہے اور نارووال میں علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی دہشت گردی کے تدارک اور قیام امن کیلئے بڑے بڑے سیمینارز کا انعقاد کر چکے ہیں۔ نارووال کی فلاح و بہبود و ترقی کیلئے سیاسی قائدین سے ہٹ کر این جی اوز بھی نہایت احسن خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ جس میں سی سی بی نیٹ ورک تقریباً 1150 سے زائد سی بیز پر مشتمل ہے۔ جس کے ضلعی چیئرمین علامہ محمد تبسم بشیر اویسی ہیں۔ ان کی شب و روز کی کاوشوں سے مختلف سی سی بیز کمپیوٹر لیب، سولنگ، گلی ونالیوں کے علاوہ دیگر پراجیکٹ مکمل کر کے عوامی فلاح و بہبود کیلئے کام کر رہی ہیں۔ علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی منصوبہ جات کی تکمیل میں سی سی بیز کو درپیش مشکلات کے حل کیلئے بھی سخت محنت کر رہے ہیں۔ معجز فاؤنڈیشن نارووال کے ڈائریکٹر سردار اندر جیت سنگھ نے بھی ضلع میں مختلف سطحوں پر سنٹرز قائم کر رکھے ہیں۔ لوگوں کو اقساط پر قرضے جاری کر کے بیروزگاری کے خاتمے کیلئے کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر این جی اوز بھی اپنی اپنی بساط کے تحت عوام کی فلاح و بہبود کیلئے مصروف عمل ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف پنجاب بھر میں بین المذاہب امن کمیٹیوں کی فعالی کیلئے مؤثر اقدامات اٹھائیں اور نارووال کی بہتری وخوشحالی کیلئے خصوصی دورہ کریں اور نارووال کی عوام کو درپیش مسائل کا فوری حل کرنے کیلئے مؤثر اقدامات اٹھائیں کیونکہ ضلع نارووال شروع سے ہی مسلم لیگ (ن) کا گڑھ ہے اور اب بھی نارووال سے چوہدری احسن اقبال ایم این اے منتخب ہوئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نارووال کی خستہ حالی پر نظر رکھتے ہوئے اس کی بہتری وترقی اور عوامی فلاح و بہبود کیلئے خاطر خواہ اقدامات کریں تا کہ عوام نارووال کا خواب جلد شرمندۂ تعبیر ہو۔

☆☆☆

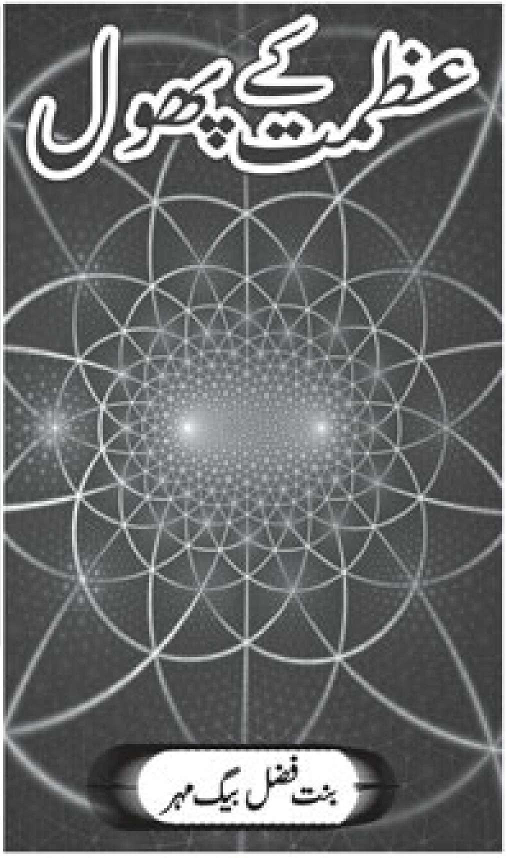

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو'' (سورۃ البقرۃ آیت)

دوسری جگہ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۲۳ میں ارشاد فرمایا کہ:

''اور تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان کی تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا''

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت صدر

> جن کے دل خوف خدا سے خالی ہوں ان کی نظروں میں والدین کا احترام نہیں ہوتا اور وہ سراسر نقصان وخسران میں ہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی انسانیت کے لئے ننگ وعار ہے۔ اور وہی ذلت ورسوائی کے سزاوار ہیں۔

الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں:

''ضعف کا غلبہ ہو اعضاء میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخری عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں، یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت میں کچھ گرانی ہے۔ اور حسن ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا۔

مسئلہ: ماں باپ کو ان کا نام لیکر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: ماں باپ سے اسی طرح کلام کرے جیسے غلام وخادم اپنے آقا سے کرتا ہے۔ یعنی بہ نرمی وتواضع سے پیش آنا اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت ومحبت کا برتاؤ کر، کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر۔

مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے۔ لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا۔ اس لئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہ الٰہی میں ان پر فضل ورحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے ''یارب میری خدمت ان کے احسان کی جزا نہیں ہوسکتی تو ان پر کرم کر، کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو''

مسئلہ: والدین کافر ہوں تو بھی ان کے لئے ہدایت وایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا۔ ایک موقع پر سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ'' والدین کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا'' (تفسیر خزائن العرفان)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے ان میں سے ایک ماں باپ کا نافرمان ہے (مسند احمد)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: چیز دے کر احسان جتانے والا آدمی، ماں باپ کا نافرمان اور عادی شرابی جنت میں داخل نہ ہوگا (نسائی، مشکوۃ، دارمی)

ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ اولاد پر ماں باپ کے حق کی تعلیم دیجئے! آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا: ''وہ دونوں تیرے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں اور نافرمانی کی صورت میں تیرے جہنم جانے کا سبب ہیں (ابن ماجہ)

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ہمیں والدین کی عظمت کا پتہ دیتی ہیں اور ان کے حقوق کی اہمیت کو اجاگر کررہی ہیں۔ آج اولاد اس قدر بگڑ گئی ہے اور ان کا مزاج اتنا بدل گیا ہے کہ والدین کی ہر اچھی بات بھی انہیں بری معلوم ہوتی ہے۔ اور ان کا ہر شیریں کلام ان کے لئے تلخ بن جاتا ہے۔ والدین کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے ان کے دل میں کوئی ملال نہیں۔ ان کے نزدیک باپ کی عظمت وبزرگی ایک فرسودہ تعلیم بن گئی ہے۔ ماں کی عزت وتوقیر ایک درس بے معنی ہوگیا۔ والدین کے حقوق

ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ اولاد پر ماں باپ کے حق کی تعلیم دیجئے! آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا: ''وہ دونوں تیرے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں اور نافرمانی کی صورت میں تیرے جہنم جانے کا سبب ہیں (ابن ماجہ)

سے اب دامن چھڑایا جارہا ہے ان کے حقوق سے نگاہیں پھیری جا رہی ہیں۔ وہ ماں...... جس نے اپنے شکم میں ایک وجود کو اپنے خون سے پرورش کی تھی۔ جس نے موت وحیات کی ہولناک کشمکش میں پڑ کر ایک ہستی کو جنم دیا تھا۔ وہ ماں جس نے محبت

بھرے انداز میں اس کی پرورش کی اسے پروان چڑھایا۔آج وہی ماں اپنے بیٹے کی سرکشی پر اشکبار ہے۔اور اس کی بے راہ روی پر دل فگار ہے۔کیونکہ اب بیٹا ماں کا محتاج نہیں رہا۔اب وہ ماں کی گود سے نکل کر زمین پر آ گیا ہے۔اس کے ہاتھ پاؤں میں طاقت وتوانائی آ گئی ہے۔اب وہ جوان ہوگیا ہے۔اور جوانی کے نشے میں مست بیٹا اپنا بچپن بھول کر اپنی ماں کو آنکھیں دکھاتا ہے۔اسے گہوارے کی زندگی معلوم نہیں اس کی ماں نے اسے پالنے میں دکھوں اور غموں کے کتنے خونیں دریا پار کئے۔اسے خبر نہیں، وہی باپ جس نے محنت وعرق ریزی سے بیٹے کے لئے حلال روزی کمائی جو اپنے بیٹے کی ترقی وسربلندی کے لئے تڑپتا رہتا تھا۔اب وہی باپ اپنے بیٹے سے نالاں ہے وہ بیٹا اپنے باپ سے انحراف کر رہا ہے۔

ذرا چشم تصور میں ماضی کا وہ دور لے آیئے جب تم ماں کی گود میں تھے۔ماں کے محتاج تھے،تو ماں نے تمہاری پرورش میں کوئی کمی نہ آنے دی،اور تمہاری خوشیوں کیلئے بڑی سے بڑی تکلیف بھی جھیلی تھی۔سوچئے غور کیجئے! اپنے رویوں کا احتساب کیجئے کہ آج جوانی کی دہلیز پر کھڑے ہو کر تم اپنے والدین سے کس طرح پیش آ رہے ہو۔؟

پہلے سنتے تھے کہ یورپین ممالک میں ''اولڈ ہومز'' ہوتے ہیں جہاں جوان اولاد اپنے بوڑھے والدین کو چھوڑ جاتی ہے لیکن اب ہمیں اپنے ملک میں ''اولڈ ہومز'' دکھائی دیتے ہیں۔خود کو پڑھا لکھا سمجھنے والے، ہائی سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے بوڑھے ماں باپ کو ان ''اولڈ ہومز'' میں تنہا چھوڑ جاتے ہیں۔اور ضعیف والدین بڑی بے بسی کے ساتھ اپنی بقیہ زندگی ''اولڈ ہومز'' میں گزار دیتے ہیں۔

اے کاش! کہ یہ اعلیٰ تہذیب یافتہ کہلانے والی اولاد کبھی ان ''ہولڈ ہومز'' میں آ کر اپنے بوڑھے والدین کی اداس نگاہوں اور گہری خاموشی سے اخذ ہونے والی داستان کو سمجھ سکتے۔صرف اس نقطے کو پہچان لیتے کہ ایک دن ان پر بھی بڑھاپا آنا ہے اور پھر ان کی اولاد کا ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟۔

جن کے دلوں میں عشق الٰہی کا درد موجود ہے اور جن کی نگاہوں میں خدائے قدوس کے جلال وجبروت سے نم ہونے کی صلاحیت باقی ہے ان کے لئے اپنے ماں باپ کی عزت وتوقیر ایک متاع گرانقدر ہے۔ایک قابل فخر سرمایہ ہے اور جن کے دل خوف خدا سے خالی ہوں ان کی نظروں میں والدین کا احترام نہیں ہوتا اور وہ سراسر نقصان وخسران میں ہیں۔ایسے لوگوں کی زندگی انسانیت کے لئے ننگ وعار ہے۔اور وہی ذلت ورسوائی کے سزاوار ہیں۔

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت اور کرائے پر لینے اور دینے کیلئے با اعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact:0321-9241196 021-2214212

Offset, Panaflex Printing & General Order Supplier

ASRA PRINTERS

Muhammad Ameen

2,Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road Karachi.
Ph:0212639532 Cell:0321-9269245

جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز

حج وعمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ماسٹر ٹورز حجاج (منظور شدہ وفاقی مذہبی امور)

حج وعمرہ کے بہترین پیکج کیساتھ

چیف ایگزیکٹیو الحاج محمد اسماعیل غازیانی

Contact
021-2215027
0300-2278625

آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی

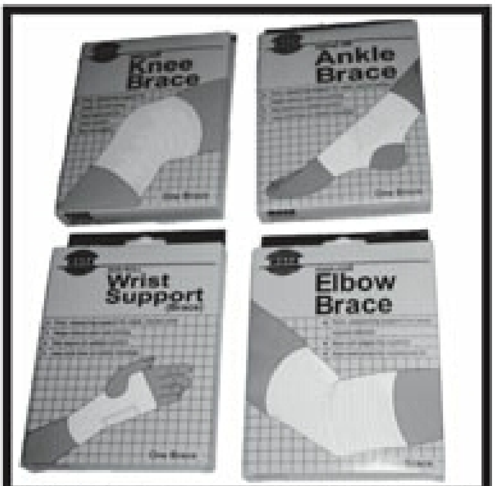

MEDICARE mana
MEHAK TRADERS
SURGICAL ,DISPOSABLE & HEALTH CARE PRODUCTS
54-Market, Katchi Gali No.1,Denso Hall Karachi
Mobile:0300-2285273 , 0300-2885332 , 0300-9285273
Email:mehaktraders@yahoo.com

MEDICARE
Mana & Co
Importer & Distributor of surgical , Disposal & Health care Products
Room # 204, 2nd floor,New Medicine Market, Katchi gali #1,Near Densohall karahci
Tel:+92 21 247 7238, 244 6361, Mob:0300-928 5273

انسانی زندگی پر خدمت خلق کے ثمرات

مولانا محمد ناصر خان چشتی

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

خدمت خلق کا مفہوم:

''خدمت خلق'' کے لغوی معنی ''مخلوق کی خدمت کرنا'' ہے اور اصطلاح اسلام میں خدمت خلق کا مفہوم یہ ہے: ''رضائے حق حاصل کرنے کے لیے تمام مخلوق خصوصاً انسانوں کے ساتھ جائز امور میں مدد دینا ہے''۔

لوگوں کی خدمت سے انسان نہ صرف لوگوں کے دلوں میں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بڑی عزت واحترام پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کا حقدار بن جاتا ہے اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے والا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس مصرع کے مصداق بن جاتا ہے:

''ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد''

یعنی ''جو شخص دوسروں کی خدمت کرتا ہے (ایک وقت ایسا آتا ہے کہ) لوگ اس کی خدمت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں''۔

اسلام میں ایک بہترین انسان کے لئے جن صفات کا ہونا ضروری ہے، ان میں سے ایک صفت خدمت خلق کی ہے اور ایسی صفت رکھنے والے کو اچھا انسان قرار دیا گیا ہے۔ خدمت خلق میں جس طرف اشارہ کیا گیا ہے، اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔

دوسروں کو نفع پہنچانا اسلام کی روح اور ایمان کا تقاضا ہے۔ ایک سچے مسلمان کی یہ نشانی ہے کہ وہ ایسے کام کرے، جس سے عام لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ مثلاً رفاعی ادارے بنانا، ہسپتال وشفاخانے بنانا، اسکول و کالجز بنانا، کنویں اور تالاب بنانا، دارالامان بنانا وغیرہ، یہ ایسے کام ہیں کہ جن سے مخلوقِ خدا فیض یاب ہوتی ہے اور ان اداروں کے قائم کرنے والوں کے حق میں دعائیں کرتی رہتی ہے اور یہ ایسے ادارے ہیں کہ جو صدقہ جاریہ میں شمار ہوتے ہیں یعنی ان اداروں سے جو لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں وہ قائم کرنے والے کے حق میں دعا کرتے ہیں اور اس کا اجر وثواب مرنے کے بعد بھی اس شخص کو ملتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

خدمت خلق اور قرآنی حکم:

خدمت خلق میں صرف مالی امداد واعانت ہی شامل نہیں بلکہ کسی کی رہنمائی کرنا، کسی کی کفالت کرنا، کسی کو تعلیم دینا، کوئی ہنر سکھانا، اچھا اور مفید مشورہ دینا، کسی کی علمی سرپرستی کرنا، مسجد اور مدرسہ قائم کرنا، نیکیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا وغیرہ یہ تمام امور خدمت خلق میں آتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (سورۃ المائدہ: آیت ۲)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) میں ایک دوسرے سے تعاون و مدد کرو اور گناہ اور برائی (کے کاموں) میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو''۔

اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ خیر وبھلائی اور اچھے کاموں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون وامداد کریں اور گناہوں اور برائی کے کاموں میں کسی کی مدد نہ کریں بلکہ گناہ اور برائی سے روکیں کہ یہ بھی خدمت خلق کا حصہ ہے۔ ایک حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ﴾

ترجمہ: ''لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع اور فائدہ پہنچائے''۔ (جامع ترمذی)

ایک اور مقام پر فرمایا: ترجمہ: اگر کوئی شخص راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔'' (صحیح مسلم)

رسول کریم ﷺ نے بہترین انسان کے بارے میں

فرمایا کہ تم میں سب سے بہترین اور عمدہ انسان وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور حسن سلوک کرتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے بہترین انسان بننے کا معیار یہ مقرر کیا ہے کہ اس کے وجود دوسروں کے لئے فائدہ مند اور نفع آور ہو، دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہو اور ان کی خیر و بھلائی کے لئے ہر وقت کوشاں رہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

دوسروں کو نفع پہنچانا اسلام کی روح اور ایمان کا تقاضا ہے۔ ایک سچے مسلمان کی یہ نشانی ہے کہ وہ ایسے کام کرے، جس سے عام لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ مثلاً رفاعی ادارے بنانا، ہسپتال وشفاخانے بنانا، اسکول وکالجز بنانا، کنویں اور تالاب بنانا، دارالامان بنانا وغیرہ، یہ ایسے کام ہیں کہ جن سے مخلوق خدا فیض یاب ہوتی ہے اور ان اداروں کے قائم کرنے والوں کے حق میں دعائیں کرتی رہتی ہے اور یہ ایسے ادارے ہیں کہ جو صدقہ جاریہ میں شمار ہوتے ہیں یعنی ان اداروں سے جو لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں وہ قائم کرنے والے کے حق میں دعا کرتے ہیں اور اس کا اجر وثواب مرنے کے بعد بھی اس شخص کو ملتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

خدمت خلق اور اسوۂ نبوی ﷺ:

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "رحمت کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے، تم زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا"۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے سارے کام خود فرمایا کرتے تھے۔ پھٹے ہوئے کپڑے خود ہی سیتے اور اپنے نعلین کی خود مرمت فرمالیتے۔ پالتو جانوروں کو خود کھولتے باندھتے اور انہیں چارا دیا کرتے الغرض کسی کام میں کوئی عار نہیں سمجھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ طریقہ تھا کہ ضرورت مند لوگوں کے چھوٹے موٹے کام اپنے ہاتھ سے کر دیا کرتے تھے۔ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کے کام بھی آتے تھے۔ ایک بوڑھی یہودیہ عورت کی خدمت کرنے کا واقعہ احادیث میں موجود ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ اپنے پڑوسیوں کی دیکھ بھال اور تیمارداری بھی فرماتے تھے۔

O ایک مرتبہ حبشہ سے نجاشی بادشاہ کے کچھ مہمان مدینہ منورہ آئے۔ صحابہ کرام کی خواہش تھی کہ مہمانوں کی خدمت اور مہمان نوازی وہ کریں لیکن حضور سید عالم ﷺ نے خود اپنے ہاتھوں سے ان کی خدمت اور خاطر مدارت کی اور فرمایا کہ "ان لوگوں نے میرے ساتھیوں (مہاجرین حبشہ) کی خدمت کی ہے اس لئے میں خود ان کی خدمت کروں گا۔" (شعب الایمان، مسند امام احمد)

O حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ غریب لوگ تھے۔ ایک بار حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جس کے گھر دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ یہاں (اصحاب صفہ میں) سے تیسرے آدمی کو لے جائے (یعنی ان کو کھانا کھلائے) اور جس کے گھر میں چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچویں اور چھٹے آدمی کو لے جائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمیوں کو گھر لائے اور خود حضور نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ دس آدمیوں کو لے کر گئے"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

غلاموں کی آزادی اور رضاء الٰہی:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جس مسلمان کو کفار کے ہاتھ میں غلام یا قیدی کی حالت میں دیکھتے تو اُس کو خرید کر آزاد کر دیتے تھے اور یہ لوگ عموماً کمزور اور ضعیف ہوتے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا کہ:

"جب تم غلاموں کو خرید کر آزاد ہی کرتے ہو تو ایسے غلاموں کو خرید کر آزاد کرو جو طاقت ور اور بہادر ہوں تاکہ وہ کل تمہارے دشمنوں کا مقابلہ اور تمہاری حفاظت کر سکیں"۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ: "میرا مقصد اُن آزاد کردہ غلاموں سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں ہے، بلکہ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اُن کو آزاد کرتا ہوں"۔ (تاریخ الخلفاء، تفسیر ضیاء القرآن، تفسیر مظہری)

مال و دولت اگر صحیح مصرف، صحیح مقام اور مناسب موقع پر خرچ ہو تو اُس کی قدر و منزلت غیر متناہی ہو جاتی ہے۔ روٹی کا ایک ٹکڑا شدت گرسنگی (شدید بھوک) کی حالت میں خوانِ نعمت ہے، لیکن آسودگی کی حالت میں "الوانِ نعمت" بھی بے حقیقت شئے بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتح مکہ سے پہلے جن لوگوں نے اپنی جان و مال سے رسول اللہ ﷺ کی اعانت و مدد کی تھی، ان کو قرآن مجید نے مخصوص عظمت وفضیلت کا مستحق قرار دیا ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "تم میں سے کوئی برابری نہیں کرسکتا، اُن کی جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے (راہ خدا میں) مال خرچ کیا اور جہاد کیا، اُن کا درجہ بہت بڑا ہے، ان سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مال خرچ کیا اور جہاد کیا، اور سب کے ساتھ اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بہ خوبی خبردار ہے۔ (سورۃ الحدید: آیت ۱۰)

صدیق کیلئے خدا کا رسول کافی ہے:

O ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال طلب کیا تو شاہراہ عشق ومحبت کے سالکین دوڑ پڑے۔ کوئی اپنا چوتھائی مال لے کر آیا، تو کوئی اپنی آدھی متاع لے کر آیا اور آسمانِ محبت کے نیر اعظم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا گھر کا گھر اٹھا لائے۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا: "اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! اپنے اہل وعیال کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو؟

کاروان عشق کے سالار اعلیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑا ہی پیارا اور دل رُبا جواب دیا، جو آج بھی تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے مرقوم ہے۔ عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! اپنے گھر والوں کیلئے بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ (کی رضا) کو چھوڑ آیا ہوں" اس جذبۂ مقدس کو شاعر مشرق علامہ محمد اقبال یوں بیان کرتے ہیں:

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

خدمت خلق اور اسوہ فاروقی:

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان اور رعب ودبدبہ کا ایک طرف تو یہ حال تھا کہ محض آپ کے نام سے ہی قیصر و کسریٰ ایسی عظیم الشان سلطنت کے ایوان حکومت واقتدار میں لرزہ پیدا ہو جاتا تھا اور دوسری طرف خدمت خلق کا یہ عالم ہے کہ کندھے پر مشکیزہ رکھ کر بیوہ عورتوں کیلئے آپ پانی بھرتے ہیں۔ مجاہدین اسلام کے اہل وعیال کا بازار سے سودا سلف خرید کر لا دیتے ہیں اور پھر اسی حالت میں تھک کر مسجد نبوی ﷺ کے کسی گوشہ میں فرشِ خاک پر لیٹ کر آرام فرماتے ہیں۔

O ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صدقہ کے اونٹوں کے بدن پر تیل مل رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے امیر المومنین! یہ کام کسی غلام سے لے لیا ہوتا، آپ کیوں اتنی محنت ومشقت کرتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے بڑھ کر اور کون غلام ہوسکتا ہے، جو شخص مسلمانوں کا والی ہے وہ درحقیقت ان کا غلام بھی ہے۔ (سیر الصحابہ، کنز العمال)

خلق خدا کی خدمت میں صوفیاء کرام کا کردار:

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 561ھ / 1166ء) فرماتے ہیں کہ: "اگر مجھے دنیا کے تمام خزانوں کا مال اور دولت مل جائے تو میں آن کی آن میں سب مال و دولت فقیروں، مسکینوں اور حاجت مندوں میں

بانٹ دوں۔اور فرمایا کہ امیروں اور دولت مندوں کے ساتھ بیٹھنے کی خواہش تو ہر شخص کرتا ہے لیکن حقیقی مسرت اور سعادت انہی کو حاصل ہوتی ہے جن کو مسکینوں کی ہم نشینی کی آرزو رہتی ہے"۔(غنیۃ الطالبین)

حضور داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ(متوفی465ھ/1074ء)اپنی شہرۂ آفاق تصنیف"کشف المحجوب"میں فرماتے ہیں کہ:

"ایک مرتبہ میں عراق میں دنیا کو حاصل کرنے اور اسے(حاجت مندوں میں)لٹا دینے میں پوری طرح مشغول تھا،جس کی وجہ سے میں بہت قرض دار ہوگیا جس کسی کو بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی،وہ میری طرف ہی رجوع کرتا اور میں اس فکر میں رہتا کہ سب کی آرزو کیسے پوری کروں۔اندریں حالات ایک عراقی شیخ نے مجھے لکھا کہ اے عظیم فرزند! اگر ممکن ہو تو دوسروں کی حاجت ضرور پوری کیا کرو مگر سب کیلئے اپنا دل پریشان بھی نہیں کیا کرو کیوں کہ اللہ رب العٰلمین ہی حقیقی حاجت روا ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے خود ہی کافی ہے"۔

شہباز طریقت حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ(متوفی 1267ھ/ 1851ء)نے جب تونسہ شریف میں مستقل سکونت فرمائی،تو اس وقت حالت یہ تھی کہ رہنے کیلئے کوئی مکان نہ تھا،فقط ایک جھونپڑی تھی،جس میں آپ فقر و فاقہ سے شغل فرماتے تھے مگر کچھ عرصہ کے بعد جب بڑے بڑے امراء،وزراء،نواب اور جاگیردار آپ کی قدم بوسی کیلئے حاضر ہونے لگے تو کچھ فتوح(نذرانوں)کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا اور دنیا کی ہر نعمت آپ کے قدموں میں آتی گئی،لیکن ان تمام نعمتوں کے باوجود استغناء اور مخلوق خدا کی خدمت کا یہ جذبہ تھا کہ آپ کے قائم کردہ آستانہ عالیہ سلیمانیہ میں ہزاروں طلبہ،درویش،مہمان اور مسافر ہر روز لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔کھانے کے علاوہ بھی ضروریات زندگی کی ہر چیز موجود ہوتی تھی اور بیماری کی حالت میں ادویات بھی لنگر سے بلا معاوضہ ملتی تھیں۔

ایک مرتبہ لنگر خانے کے ایک باورچی نے عرض کی کہ:"حضور!اس مہینہ میں پانچ سو روپیہ صرف درویشوں کی دوائی پر خرچ ہوگیا ہے"۔آپ نے فرمایا کہ......"اگر پانچ ہزار روپے بھی خرچ ہو جائیں تو مجھے اطلاع نہ دی جائے،درویشوں اور طالب علموں کی جان کے مقابلہ میں روپے پیسے کی کوئی حقیقت نہیں ہے"۔(بحوالہ تذکرۂ خواجگان تونسوی،نافع السالکین)

انسانی زندگی پر خدمت خلق کے ثمرات

اللہ کے انعام یافتہ بندے:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہمیں اپنی سب سے قیمتی اور پیاری چیز خرچ کرنی چاہئے کہ اس سے اللہ کی رضا اور خیر و بھلائی حاصل ہوتی ہے۔چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ:

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌo ﴾

ترجمہ: "جب تک تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی سب سے پیاری چیز خرچ نہیں کرو گے تو خیر و بھلائی(تقویٰ و پرہیزگاری)تم کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے اور تم جو کچھ بھی(اللہ کی راہ میں)خرچ کرو گے،اللہ اس کو جاننے والا ہے"۔(سورۃ آل عمران:آیت۹۲)

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:"اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اس نے اپنی خاص نعمتوں سے نوازا ہے تاکہ وہ اللہ کے بندوں کو اپنے مال سے نفع پہنچائیں اور جب تک وہ اللہ کے بندوں کو نفع پہنچاتے رہیں گے،اللہ تعالیٰ بھی انہیں مزید نعمتوں سے نوازتا رہے گا اور جب وہ خدا کے بندوں کو محروم کردیں گے تو اللہ بھی ان سے اپنی نعمتیں ختم فرمالیتا ہے اور ان کی جگہ دوسرے بندوں کو عطا فرمادیتا ہے"۔(مشکوٰۃ)

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینے میں بڑے مالدار صحابی تھے اور انہیں اپنے اموال میں سے اپنا باغ "بیرحاء" بہت ہی پیارا اور محبوب تھا اور جب یہ آیت مبارک نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اپنے تمام اموال میں باغ بیرحاء سب سے زیادہ پیارا ہے اور میں اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں،چنانچہ انہوں نے اپنا وہ باغ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کردیا"۔(صحیح بخاری/صحیح مسلم)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کو تقویٰ و پرہیزگاری کا سبب بتایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰىo وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰىo فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰىo ﴾

ترجمہ: "پھر جس نے(راہ خدا میں اپنا)مال دیا اور(اس سے)ڈرتا رہا اور(جس نے)اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم آسان کردیں گے اس کیلئے آسان راہ"۔(سورۃ اللیل:آیت ۵۔۷)

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے"اتقٰی" سے پہلے"اعطٰی" ذکر فرمایا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مال خرچ کرنا جہاں تقویٰ و پرہیزگاری کا سبب ہے اور اس سے خیر و بھلائی اور نیکیوں کے راستے کھل جاتے ہیں اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ سخاوت کے بغیر تمام اعمال ادھورے رہ جاتے ہیں،گویا سخاوت تمام اعمال خیر کو درجہ کمال تک پہنچانے کا سبب بھی ہے۔

ہمدردی اور احترام انسانیت جس کا ہمارا دین مطالبہ کرتا ہے،وہ ایک معاشرتی اصلاح کا کامیاب نسخہ ہے،جس کی بدولت معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں جس کے نتیجے میں ایک اسلامی و فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور امن و سکون کا گہوارہ بن جاتا ہے۔بقول شاعر مشرق علامہ محمد اقبال!

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

خدمت خلق،وقت کی اہم ضرورت:

حضور رحمت دو عالم ﷺ نے انسانوں کو باہمی ہمدردی اور خدمت گزاری کا سبق دیا۔طاقتوروں کو کمزوروں پر رحم و مہربانی اور امیروں کو غریبوں کی امداد کرنے کی تاکید و تلقین فرمائی......مظلوموں اور حاجت مندوں کی فریاد رسی کی تاکید فرمائی......یتیموں،مسکینوں اور لاوارثوں کی کفالت اور سرپرستی کا حکم فرمایا ہے۔

خدمت خلق وقت کی ضرورت بھی ہے اور بہت بڑی عبادت بھی ہے۔کسی انسان کے دکھ درد کو بانٹنا حصول جنت کا ذریعہ ہے......کسی زخمی دل پر محبت و شفقت کا مرہم رکھنا اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے......کسی مقروض کے ساتھ تعاون کرنا اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرنے کا ایک بڑا سبب ہے......کسی بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کا حق بھی ہے اور سنت رسول ﷺ بھی ہے......کسی بھوکے کو کھانا کھلانا عظیم نیکی اور ایمان کی علامت ہے۔دوسروں کے کام آنا ہی اصل زندگی ہے،اپنے لئے تو سب جیتے ہیں،کامل انسان تو وہ ہے،جو اللہ کے بندوں اور اپنے بھائیوں کے لئے جیتا ہو۔علامہ اقبال کے الفاظ میں:

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

دوسروں کو نفع پہنچانا اسلام کی روح اور ایمان کا تقاضا ہے۔ایک اچھے مسلمان کی یہ خوبی ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے جو دوسرے انسانوں کے لئے فائدہ مند ہوں۔اس نیکی کے ذریعے صرف لوگوں میں عزت و احترام ہی نہیں پاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی درجات حاصل کرلیتا ہے۔پس شفقت و محبت،رحم و کرم،خوش اخلاقی،غمخواری و غمگساری خیر و بھلائی،ہمدردی،عفو و درگزر،حسن سلوک،امداد و اعانت اور خدمت خلق! ایک بہترین انسان کی وہ عظیم صفات(Qualities)ہیں کہ جن کی بدولت وہ دین و دنیا اور آخرت میں کامیاب اور سرخرو ہوسکتا ہے۔

★★★★★

حضرت سیدنا داتا علی ہجویری گنج بخش
رحمۃ اللہ علیہ

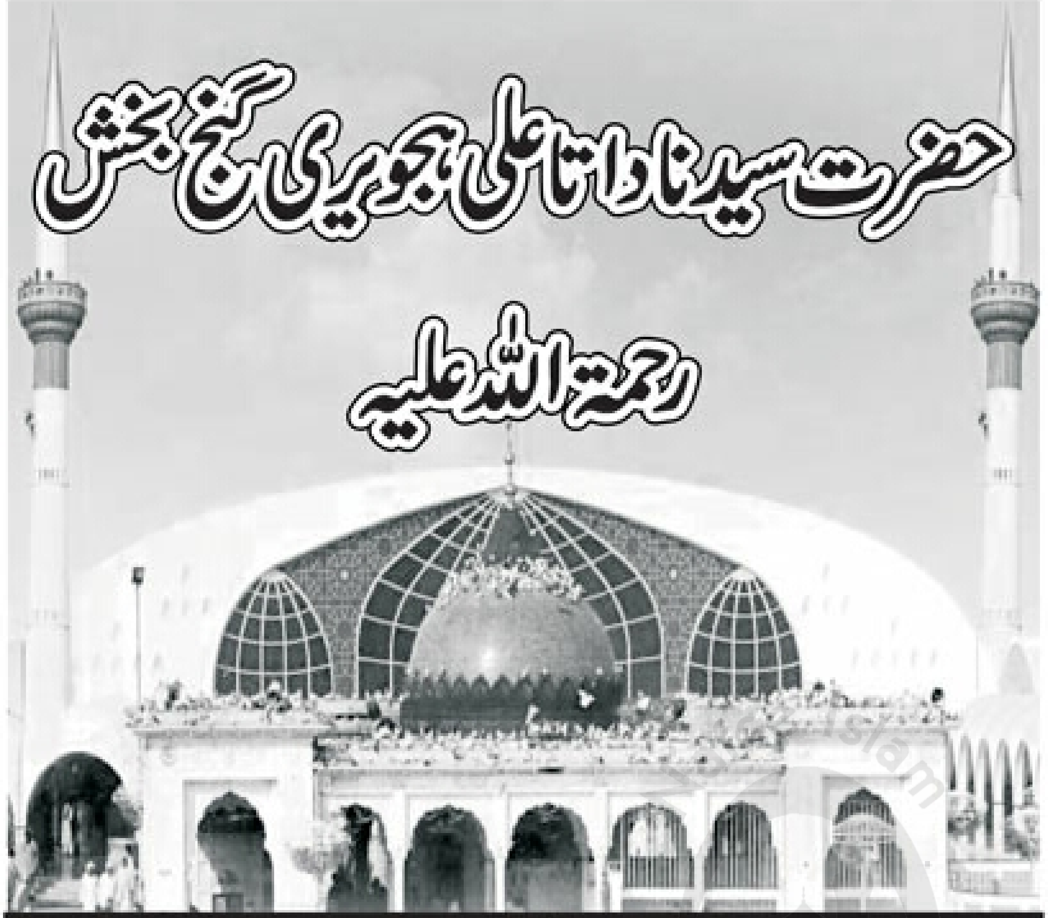

علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی

اولیاء اللہ کی جماعت کا ذکر خیر خالق کائنات نے اپنی لاریب کتاب میں فرمایا۔ ارشاد ربانی عزوجل ہے کہ اولئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھدآء والصالحین ○ اس آیت کریمہ میں لفظ صالحین سے مراد اولیاء اللہ ہیں۔ ان محبان خدا میں سے حضور شہنشاہ اولیاء، زبدۃ العارفین، شمس الکاملین حضرت سید علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی ان اولیائے کرام اور صوفیائے کرام میں سے ایک ہے۔ جنہوں نے برصغیر پاک و ہند کے ظلمت کدوں کو نور اسلام سے منور کیا اور اپنے قول وفعل سے حضور اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ یہ بزرگان دین کی بے لوث مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ تھا کہ برصغیر میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان بزرگان دین میں سے حضرت سیدنا علی بن عثمان الجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ایک ذات ہے۔ جن کو ہدیہ تبرک پیش کرنے کیلئے کتب تواریخ کی روشنی میں چند گذارشات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں کیونکہ فرمان رسول اللہ ﷺ ہے کہ ذکر الصالحین کفارۃ السیات۔ یعنی نیک لوگوں کے ذکر خیر سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ایک دوسری جگہ فرمان مصطفےٰ ﷺ ہے کہ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ۔ یعنی اولیاء کاملین کا ذکر خیر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

معزز قارئین: حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ذات تو وہ ہے کہ نماز پڑھاتے ہیں اور حالت نماز میں لوگوں کے اعتراض کے جواب پر قبلہ کی درستگی کا سلسلہ کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم المرتبت بزرگ بھی سیدنا حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیض سے مالا مال ہو کر نوے لاکھ افراد جو کہ کفر وشرک کی ضلالت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اُن تمام کو سرکار مدینہ ﷺ کا غلام بنا دیا۔

نام و نسب اور سلسلہ نسب:

آپ کا اسم گرامی علی، کنیت ابوالحسن، لقب داتا گنج بخش، والد ماجد کا اسم گرامی عثمان بن علی، وطنی نسبت الجلابی الغزنوی ثم الجویری ہے۔ جلاب اور ہجویر افغانستان کے غزنی شہر کے مضافات میں دو بستیاں ہیں۔

(سفینۃ الاولیاء 146، کشف المحجوب مقدمہ 1، خزینۃ الاصفیاء 233)

سلسلہ نسب:

آپ حسنی سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب آٹھ واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

(از علامہ غلام سرور لاہور، (خزینۃ الاصفیاء 233)

ولادت داتا گنج بخش:

حضرت سیدنا علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مبارک کے بارے میں تذکرہ نگاروں کی روایات درج ذیل ہیں۔ 1۔ آپ کی ولادت پانچویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی۔ 2۔ آپ کی ولادت 400ھ بمطابق 1010ء میں ہوئی۔ 3۔ آپ 400 ہجری میں پیدا ہوئے۔ (مقالات دینی وعلمی، 223/1، بزم صوفیا 101/1، صباح الدین عبدالرحمٰن)

جائے ولادت ووطن:

آپ کے والد ماجد جلاب کے اور والدہ ماجدہ ہجویر کی رہنے والی تھیں والد صاحب کی وفات کے بعد آپ مستقل طور پر ننھیال منتقل ہو گئے اس لئے اپنے آپ کو جلابی ثم الجویری لکھتے ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی قبر غزنی میں آپ کے ماموں تاج الاولیاء کے مزار شریف کے ساتھ ہے۔ (از حضرت دارشکوہ رحمۃ اللہ علیہ، (سفینۃ الاولیا صفحہ 209 تا 210)

سلسلہ طریقت:

آپ کے مرشد حضرت ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کا سلسلہ طریقت نو واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ نے شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی کے علاوہ جن دیگر مشائخ سے فیض حاصل کیا اُن کے نام یہ ہیں۔ شیخ ابوالقاسم گرگانی، شیخ ابوسعید ابی الخیر، شیخ ابوالقاسم قشیری، شیخ ابوالعباس اشقانی۔ (خزینۃ الاصفیاء 232/1 از علامہ غلام سرور لاہوری)

لقب:

درست قرینہ یہ ہے کہ آپ برصغیر میں آمد کے ساتھ ہی اس لقب "گنج بخش" سے مشہور ہو گئے تھے اور یہ شہرت تواتر سے صدیوں کا فاصلہ طے کرتی ہوئی آج تک پہنچی ہے چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا مشہور شعر جو زبان زد خلائق رہا ہے وہ یہ ہے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

تعلیم و تربیت اور سیاحت:

آپ نے درج ذیل اساتذہ اور شیوخ سے تعلیم و تربیت پائی۔ شیخ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری، حضرت ابوالفضل محمد بن حسن الختلی۔ شیخ ابوجعفر محمد بن المصباح الصیدلانی۔ آپ نے زندگی کا زیادہ تر حصہ علمی وروحانی غرض سے سیاحت میں گذارا۔ اکابر اولیاء کرام کی زیارت کی اور ان سے فیض اٹھایا

مثلاً عراق، شام، بغداد، پارس، طبرستان، خوزستان، کرمان، طوس اور حجاز کا سفر کیا۔ صرف خراسان میں آپ نے تین سو مشائخ سے ملاقات کی۔ حضرت شیخ ابوالحسن سالبہ شیخ ابو اسحاق شہریار اور خواجہ احمد حمادی سرخسی اور شیخ احمد نجار سے بہت متاثر ہوئے۔(نزہۃ الخواطر، کشف المحجوب 40)

داتا گنج بخش کی لاہور آمد:

اس بارے میں مشہور قدیم روایت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت داتا گنج بخش اور شیخ حسن زنجانی لاہوری رحمۃ اللہ علیہا دونوں پیر بھائی ہیں۔ شیخ حسن زنجانی رحمۃ اللہ علیہ پہلے سے لاہور میں مقیم تھے۔ ایک دن حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد نے آپ کو حکم دیا کہ لاہور جاؤ چنانچہ حضرت سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور روانہ ہوگئے۔ جس دن لاہور پہنچے رات ہوگئی تھی۔ شہر کے دروازے بند ہوگئے تھے۔ لہٰذا باہر رات گذاری صبح اٹھے تو دیکھا کہ لوگ ایک جنازہ اٹھائے شہر سے باہر آرہے ہیں۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ جنازہ حضرت شیخ حسن زنجانی کا ہے۔ آپ کو اس وقت اپنے پیر کامل حضرت ابو الفضل محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی حکمت سمجھ میں آئی(فوائد الفواد 57 از خواجہ سنجری)

تاجدار مرکز الاولیاء کی شادی:

آپ کی دو شادیاں والدین نے کی تھیں پہلی بیوی کی وفات کے بعد گیارہ سال تک علائق زواج سے بچے رہے پھر دوسری شادی کی مگر ایک سال بعد یہ بیوی بھی فوت ہوگئی۔(سوانح حیات علی ہجویری 24 تا 25 از محمد دین فوق)

حضرت داتا گنج بخش کی تعلیمات

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ داتا گنج بخش علم و فضل میں مجتہدانہ شان رکھتے تھے۔ وہ صاحب صحو، صاحب مقام اور صاحب مسلک صوفی تھے اور تصوف کے مدونین فن میں ان کا نام امام قشیری اور عبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد امام محمد غزالی اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے آتا ہے۔ لہٰذا ان کی تعلیمات کا سرچشمہ ان کی کتب کشف المحجوب اور کشف الاسرار جو کہ نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ حصول برکت کے لئے اور نزول رحمت کے لئے آپ کی تعلیمات میں سے چند فقرات اپنے معزز قارئین کرام کی تنویر بصیرت کے لئے درج ذیل ہیں چنانچہ یہ تعلیمات کشف المحجوب اور کشف الاسرار سے ماخوذ ہیں۔ ☆ نفس کی مخالفت سب عبادتوں کا اصل اور سب مجاہدوں کا کمال ہے۔ ☆ عارف عالم بھی ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ عالم بھی عارف ہو۔ ☆ فقر کی معرفت کے لئے سیر دنیا سے

افسوس کہ ایسے مرد درویش جس نے ساری دنیا کو امن و محبت، عشق و عمل صالح اور صبر و رواداری کا درس دیا اُسی کے مزار پر انوار جو لاکھوں عقیدت مندوں کے لئے روحانی سکون کا ذریعہ ہے پر ملک دشمن اور فتنہ پرور حضرات نے خودکش بم دھماکے کئے۔ جس سے کئی بے گناہ افراد لقمہ اجل بنے۔ کئی عورتوں کے سہاگ اجڑ گئے۔ کئی بچے یتیم ہوگئے۔ ظلم بالائے ظلم یہ کہ ملکی ایجنسیاں دہشت گردی کی پیش گوئی کرتی ہیں۔ دہشت گردوں کے داخلے کی اطلاع دیتی ہیں مگر دہشت گردوں کا سراغ نہیں بتاتیں۔

بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔ ☆ بندہ کے لئے سب چیزوں سے زیادہ مشکل خدا کی پہچان ہے۔ ☆ دنیا کے ساتھ (ہاتھ، پاؤں، آنکھیں) جو بظاہر دوست نظر آتے ہیں در اصل تیرے دشمن ہیں۔(سوانح حیات علی ہجویری)

www.NafseIslam.com

تصانیف حضرت داتا گنج بخش: حضرت سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑے مصنف تھے اور شعر بھی کہتے تھے۔ ان کی بعض تصانیف کے نام یہ ہیں مگر ان کا نام جس سدا بہار کتاب کی بناء پر زندہ ہے وہ کشف المحجوب ہے۔(مقدمہ کشف المحجوب ژوکوسکی از محمد لوی عباسی)

خلفائے حضرت داتا گنج بخش: آپ تصوف کے مدونین فن میں سے ہیں۔ اصحاب سلاسل میں سے نہیں لہٰذا آپ نے سلسلہ جاری نہیں فرمایا۔ کتابوں میں تحریر ہے کہ شیخ ہندی اور آپ کے اصحاب ابو سعید ہجویری اور حماد سرخسی رحمۃ اللہ علیہم آپ کے خلفاء تھے۔ اس کے علاوہ آپ کے مزار مقدس سے فیض اٹھانے والے عظیم صوفی بزرگ مثلاً خواجہ معین الدین چشتی۔ حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر اور حضرت شیخ فاروق احمد المعروف بہ حضرت مجدد الف ثانی بجا طور پر آپکے خلفاء ہیں۔(فضائل داتا علی ہجویری 17 از محمد تسیم عباسی)

تاجدار مرکز الاولیاء کا وصال باکمال

: حضرت سیدنا علی بن عثمان جلابی ثم ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ سفینۃ الاولیاء میں حضرت دارشکوہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت داتا گنج بخش کا وصال باکمال 454ھ یا 464ھ ذکر کرتے ہیں۔ علامہ غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ خزینۃ الاولیاء میں حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخ وصال 464ھ یا 466ھ ہے۔ اے۔ آر نکلسن مترجم کشف المحجوب کے نزدیک حضرت داتا گنج بخش کا وصال باکمال 465ھ یا 469ھ کو ہوا۔

حضرت داتا گنج بخش کا مزار مبارک: آپکی وفات لاہور میں ہوئی اور اسی جگہ دفن ہوئے اور آپ کا مزار شہر کے اندر قلعہ کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ آپ کا مزار شریف سب سے پہلے غزنوی حکمران سلطان ابراہیم بن سلطان مسعود غزنوی نے بنوایا اور اس کے بعد وقتاً فوقتاً اس کی تعمیر و مرمت جاری رہی۔ اس وقت مزار مبارک اور مسجد میں بہت سی تبدیلیاں ہو چکی ہیں۔ محکمہ اوقاف پنجاب نے مزار سے متصل ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی ہے۔ مسجد میں پچاس ہزار سے زائد نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ آپ کا عرس مبارک 20,19,18 صفر المظفر شریف کو بمقام لاہور شریف میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے دنیائے کائنات کے طول و عرض سے مخلوق خدا اس ولی کامل کا آستانے پر حاضر ہو کر اپنی مرادیں باذن الٰہی پوری کرتے ہیں۔(فضائل داتا علی ہجویری 16 از محمد تسیم عباسی)

مگر افسوس کہ ایسے مرد درویش جس نے ساری دنیا کو امن و محبت، عشق و عمل صالح اور صبر و رواداری کا درس دیا اُسی کے مزار پر انوار جو لاکھوں عقیدت مندوں کے لئے روحانی سکون کا ذریعہ ہے پر ملک دشمن اور فتنہ پرور حضرات نے خودکش بم دھماکے کئے جس سے کئی بے گناہ افراد لقمہ اجل بنے۔ کئی عورتوں کے سہاگ اجڑ گئے۔ کئی بچے یتیم ہوگئے۔ ظلم بالائے ظلم یہ کہ ملکی ایجنسیاں دہشت گردی کی پیش گوئی کرتی ہیں۔ دہشت گردوں کے داخلے کی اطلاع دیتی ہیں مگر دہشت گردوں کا سراغ نہیں بتاتیں۔

داتا دربار پر حملے کو سواد اعظم اہلسنت و جماعت اپنے ایمانوں پر حملہ گردانتے ہوئے پورے ملک میں پر امن سراپا احتجاج ہیں۔ اہلسنت و جماعت کی ملک گیر تنظیمات متحد ہو کر سنی اتحاد کونسل کے پلیٹ فارم سے دہشت گردی اور سانحہ داتا دربار میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے آواز بلند کر رہے ہیں۔ سنی اتحاد کونسل نے حکومت پنجاب سے 23 مطالبات بھی کر دیئے۔ مطالبات نہ تسلیم ہونے کی صورت میں ملین مارچ کی کال دینے کا اعلان بھی بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ مگر حکومت ابھی تک اس مسئلہ کے حل کے لئے ذرا بھی سنجیدہ نظر نہیں آرہی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے مقبول بندوں کے نقش قدم پر چلنے اور دنیا اور آخرت میں سرخروئی کی توفیق سعید مرحمت فرمائے۔ آمین!

اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کر رہے ہیں، سن لو وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں (القرآن سورہ بقرہ آیت 12/11)

ABC سے تصدیق شدہ اشاعت

MUSTAFAI NEWS

ماہنامہ مُصطفائی ﷺ نیوز

اگست 2010

www.mustafai.com

کرپشن سے پاک پاکستان

- کرپشن سے اجتناب کیجیے
- کرپٹ افراد کو بے نقاب کیجیے
- کرپٹ افراد کا احتساب کیجیے

ایمبولنس

صدقات وخیرات

میڈیکل کیمپ

بچوں کی فلاح و بہبود

پشاور، بحرین، ملتان، لیہ اور دیگر شہروں میں

مصطفائی لنگر کا آغاز

مصطفائی رضا کار اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی خدمت میں مصروف کار ہیں

سانحہ داتا دربار...........!

دہشت گرد

ابھی تک گرفتار نہ ہو سکے،

پاکستان بھر میں مصطفائی برادری کا اپنا ترجمان